روزنامہ
وطن
بڈگام
WATTAN
The Urdu Daily

اتوار
17 نومبر 2024
SUNDAY
17-NOVEMBER-2024

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 ■ No: 261 ■ Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 261 ■ جلد: 14 ■

روہت شرما کے ہاں بیٹے کی پیدائش
صفحہ 08

کھلاڑیوں کو آرام دینے کے فیصلے کا دفاع
صفحہ 08

یہ خوشی کی بات ہے کہ ان دنوں جموں وکشمیر انتخابات میں ریکارڈ ووٹنگ کی خبریں

اخبارات میں شائع ہورہی ہیں

دہشت گرد اب اپنے گھروں میں محفوظ محسوس نہیں کر رہے ہیں: وزیراعظم نریندر مودی

سرینگر/ 16 نومبر//

یہ خوشی کی بات ہے کہ ان دنوں جموں و کشمیر کے انتخابات میں ریکارڈ ووٹنگ کی خبریں اخبارات میں شائع ہورہی ہیں کی بات کرتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے کہا کہ اس لمحے میں نے محسوس کیا کہ کس طرح غیر فیصلہ کن صورتحال نے کشمیر کو سات دہائیوں سے تشدد کی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گرد اب اپنے گھروں میں محفوظ محسوس نہیں کر رہے ہیں جیسا کہ پچھلی حکومتوں کے دور میں جب دہشت گردی نے لوگوں کو غیر محفوظ محسوس کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے گھر میں گھس کر مارنے کی پالیسی اپنائی اور اس میں کامیابی حاصل کر لی۔ سی این آئی کے مطابق ایچ ٹی لیڈرشپ سمٹ میں کلیدی خطبہ دیتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے کہا کہ وقت بدل گیا ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے روز زور دے کر کہا کہ دہشت گرد اب اپنے گھروں میں محفوظ محسوس نہیں کر رہے ہیں جیسا کہ پچھلی حکومتوں کے دور میں جب دہشت گردی نے لوگوں کو غیر محفوظ محسوس کیا تھا۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ انہوں نے چوٹی کانفرنس میں ایک نمائش میں 26/11 کے ممبئی دہشت گردانہ حملے کی رپورٹس دیکھی۔ انہوں نے کہا "ایک وقت تھا جب پڑوسی ممالک کی سرپرستی میں دہشت گردی کی وجہ سے لوگ اپنے

گھروں اور شہروں میں غیر محفوظ محسوس کرتے تھے۔ تاہم، اب وقت بدل گیا ہے اور دہشت گرد اپنے ہی گھروں میں محفوظ محسوس نہیں کرتے۔" وزیراعظم نے کہا کہ نمائش میں انہوں نے کشمیر کے ہندوستان کے ساتھ انضمام کے بارے میں پرانے خبروں کے تراشے دیکھے اور اسی جوش وخروش کا تجربہ کیا جو اکتوبر 1947 میں ملک کے لوگوں نے محسوس کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس لمحے میں نے محسوس کیا کہ کس طرح غیر فیصلہ کن صورتحال نے کشمیر کو سات دہائیوں سے تشدد کی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ ان دنوں جموں وکشمیر کے انتخابات میں ریکارڈ ووٹنگ کی خبریں اخبارات میں شائع ہورہی ہیں۔ ترقی کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت پر زور دیتے ----101

دوران شب اونچائی والی علاقوں میں برفباری

گلمرگ میں موسم کی پہلی برفباری، بالائی علاقوں نے سفید چادر اوڑھ لی

سری نگر: ۱۶/ نومبر //

موسمیاتی ماہرین کی پیش گوئی کے عین مطابق جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات بالائی علاقوں میں برف باری شروع ہونے اور تاایں دم جاری رہنے کے بیچ ہفتہ کے روز بادل چھائے رہنے کے بیچ سری نگر سمیت کشمیر کے بیشتر میدانی علاقوں میں ہلکی سے درمیانی درجے کی بارش کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے کہا کہ سیاحتی مقام گلمرگ میں رواں موسم کی پہلی برف باری ہونے کیساتھ ساتھ افروٹ، وادی گریز بشمول رازدان ٹاپ، سادھنا ٹاپ، مرحل سونہ ----102

ڈوڈہ میں شبانہ آتشزدگی
4منزلہ رہائشی مکان خاکستر

سری نگر: ۱۶/ نومبر //

ضلع ڈوڈہ کے ایک بھٹیاس بازار میں دوران شب آگ کی ایک ہولناک واردات میں ایک 4 منزلہ رہائشی مکان سمیت 3 دکانیں خاکستر ہوگئیں جس کے نتیجے میں لاکھوں روپے مالیت کی املاک تباہ اور کاروباری سامان جل کر راکھ ہوگیا۔ جے کے این ایس کو ملی تفصیلات کے مطابق ڈوڈہ ضلع کی تحصیل چلی پنگل کے بھٹیاس بازار میں جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات تقریباً ایک بجے ---103

جموں وکشمیر میں پنچایت اور شہری بلدیاتی اداروں کے انتخابات جلد منعقد ہونگے

پاکستانی زیر انتظام کشمیر اور دیگر محروم طبقات کے بے گھر خاندانوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے پُرعزم: منوج سنہا

سرینگر/ 16 نومبر//

جموں کشمیر میں پنچایت اور شہری بلدیاتی انتخابات جلد ہوں گے کا اعلان کرتے ہوئے لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ پاکستانی زیر انتظام کشمیر کے لوگوں، مغربی پاکستان کے پناہ گزینوں، قبائلیوں، والمیکیوں اور دیگر محروم طبقات کے بے گھر خاندانوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے ہم پرعزم ہے۔ سی این آئی کے مطابق لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے

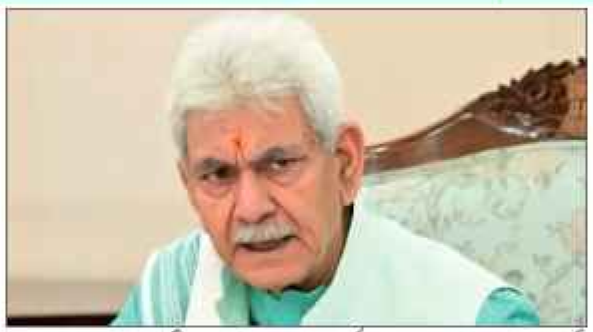

جھیری میلہ کا دورہ کیا اور جھیری گاؤں میں بابا جیتو کو ان کی سمادھی پر سجدہ کیا۔ انہوں نے کہا، بابا جیتو کی قربانی معاشرے کو ایک مضبوط قوم کیلئے کام کرنے کی تحریک دیتی ہے۔ جھیری میلہ گراؤنڈ میں لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے کسانوں اور عقیدت مندوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ پنچایتی ----104

کانگریس کو کمزور کرنا اور الیکشن جیتنا بی جے پی کا مقصد

جموں وکشمیر کو ریاست درجہ ملنے پر کوئی شک نہیں: ڈاکٹر فاروق عبداللہ

سری نگر: ۱۶/ نومبر //

نیشنل کانفرنس کے صدر فاروق عبداللہ نے ہفتہ کو کہا کہ آئین کے آرٹیکل 370 کو لے کر کانگریس پر بی جے پی کے حملے کا مقصد اپوزیشن پارٹی کو کمزور کرنا اور مہاراشٹرا اور جھارکھنڈ میں انتخابات جیتنا ہے۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ وہ کانگریس کو کمزور نہیں ہونے دیں گے اور امید ظاہر کی کہ دونوں ریاستوں میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں

انڈیا بلاک فتح یاب ہوگا۔ جے کے این ایس کے مطابق جموں میں ایک نجی تقریب میں شرکت کے بعد نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے فاروق عبداللہ نے کہا کہ انہیں جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ ملنے پر کوئی شک نہیں ہے۔ کانگریس لیڈروں کے بیانات کے بارے میں پوچھے جانے پر کہ جموں و کشمیر اسمبلی میں حال ہی میں منظور شدہ قرارداد میں ----105

دو ہمسایہ ممالک کے درمیان فوجی تعلقات
کو مزید مضبوط بنانے کے لئے اہم پہل

سرینگر/ 16 نومبر//

دو ہمسایہ ممالک کے درمیان فوجی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے مقصد سے فوج کے سربراہ جنرل اوپیندر دویدی اگلے ہفتے نیپال کا دورہ کریں گے۔ سی این آئی کے مطابق دفاعی تعلقات کو فروغ دینے کی پہل کے تحت فوج کے سربراہ جنرل اوپیندر دویدی اگلے ہفتے نیپال کا دورہ کریں گے۔ وزارت دفاع کے ذرائع نے بتایا کہ جنرل دویدی کا کھٹمنڈو کا دورہ دونوں ممالک کے درمیان ابھرتی ہوئی فوجی سفارت کاری کے ایک اور اہم باب کی نشاندہی کرے گا۔ ذرائع نے کہا "یہ دورہ ہندوستان اور نیپال کے درمیان گہرے فوجی تعلقات کی نشاندہی کرتا ہے، جو مشترکہ تاریخ، اسٹریٹجک مفادات اور مختلف سکیورٹی اور دفاعی معاملات پر تعاون کی ایک صدی سے زیادہ پروان چڑھے ہیں"۔ اولی عہدہ سنبھالنے کے بعد بیرون ملک اپنے ----106

کانگریس صدر کے بیان کے بعد حکومت وضاحت کرے

اس حکومت کو عوام نے بہت بڑا مینڈیٹ دیا انہوں نے اس پر بڑا اعتماد کیا/ محبوبہ مفتی

سرینگر/ 16 نومبر//

کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کے بیان کے بعد جموں وکشمیر حکومت سے وضاحت طلب کرتے ہوئے پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کی صدر محبوبہ مفتی نے کہا کہ اس حکومت کو عوام نے بہت بڑا مینڈیٹ دیا ہے۔ انہوں نے اس پر بڑا اعتماد کیا ہے۔ دفعہ 370 جموں وکشمیر کے لوگوں کیلئے ایک جذباتی مسئلہ ہے، اور لوگوں کے جذبات اس سے جڑے ہوئے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق

بڈگام کے بیرواہ علاقے میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کی صدر محبوبہ مفتی نے کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کے اس بیان کے بعد جموں وکشمیر حکومت سے وضاحت طلب کی کہ ان کی پارٹی نے کبھی بھی دفعہ 370 کی بحالی کے بارے میں بات نہیں کی۔ پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی نے کہا "اس حکومت کو عوام نے بہت بڑا مینڈیٹ دیا ہے ----107

بھارتی فوج چین کے خطرے کا مقابلہ کرنے کیلئے
پینا ہتھیاروں کا نظام حاصل کرے گی

سرینگر/ 16 نومبر//

فوج چین کے خطرے کا مقابلہ کرنے کیلئے پینا کا ہتھیاروں کا نظام حاصل کرے گی۔ سی این آئی کے مطابق انگریزی روزنامہ اکنامک ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق مسلح افواج کو جلد ہی پینا کا ہتھیاروں کا نظام مل جائے گا۔ یہ نئے لانگ رینج گائیڈڈ راکٹ، جو ملک کی شمالی سرحدوں پر تعینات چینی نظام کو ختم کرنے کیلئے درکار ہیں۔ بھارت نے 14 نومبر کو توثیقی آزمائشوں کے ایک حصے کے طور پر پینا کا کے فلائٹ ٹیسٹ کو کامیابی سے مکمل کیا۔ وزارت دفاع نے ایک بیان میں کہا کہ راکٹوں کے وسیع ٹیسٹنگ کے ذریعے سیلوو موڈ میں مصروفیت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اکنامک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، ----108

لوگوں کو زیادہ سے زیادہ راحت پہنچانا ہمارا مقصد

سرینگر/ 16 نومبر//

جنتا دل یونائیٹیڈ کے ریاستی سربراہ جی ایم شاہین نے کہا ہے کہ جموں کشمیر میں امن وتعمیر وترقی اور عوامی منتخب حکومت سے امن دشمن عناصر ناخوش ہے جو یہاں پر حالات بگاڑنے کی فراق میں رہتے ہیں تاہم وہ اپنے منصوبوں میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ بلہالن پٹن میں ایک کنونشن سے خطاب کرتے ---109

کانگریس پارٹی آئین کو ملک کا ڈی این اے مانتی ہے

تاہم حکمران بی جے پی اور آر ایس ایس کے لئے خالی کتاب: راہل گاندھی

سرینگر/ 16 نومبر//

کانگریس پارٹی آئین کو ملک کا ڈی این اے مانتی ہے تاہم حکمراں بی جے پی اور آر ایس ایس کیلئے یہ ایک خالی کتاب ہے کا الزام عائد کرتے ہوئے کانگریس لیڈر راہول گاندھی نے کہا کہ میری شبیہ کو خراب کرنے کیلئے کروڑوں روپے خرچ

کیے کیونکہ میں دلتوں، آدیواسیوں اور پسماندہ طبقات کے حقوق کیلئے کھڑا تھا۔ سی این آئی کے مطابق 20 نومبر کو ہونے والے اسمبلی انتخابات سے قبل یہاں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس رہنما راہول گاندھی نے بی جے پی کو نشانہ بناتے ----110

بین الاقوامی سرحد پر ڈرون کی بڑھتی سرگرمیاں

فیروزپور میں چینی ساخت پاکستانی ڈرون ضبط

سرینگر/ 16 نومبر//

سرحدوں پر ڈرون کے بڑھتے واقعات کے بیچ سرحدی حفاظتی فورس (بی ایس ایف) نے پنجاب کے فیروزپور علاقے میں چینی ساخت پاکستانی ڈرون برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق سرحدی حفاظتی فورس (بی ایس ایف) نے سنیچر وار کو علی الصبح پنجاب کے ضلع فیروزپور میں بین الاقوامی سرحد کے قریب ایک اور چینی ساختہ پاکستانی ڈرون برآمد کیا جب وہ ہندوستانی حدود میں داخل ہوا تھا جس میں ممنوعہ اشیاء کا ایک پیکٹ تھا۔ بی ایس ایف نے بتایا کہ ڈرون کی موجودگی سے متعلق مخصوص اطلاع پر علاقے میں تلاشی مہم شروع کرنے کے بعد صبح 7.45 بجے کے قریب رانا پنج گرین گاؤں ----111

زندگی کی رفتار برقرار رکھنے کیلئے اپنی رفتار دھیمی کرنا لازمی

ٹریفک قوانین پر عملدرآمد اور والدین کی ذمہ داری حادثات کو کم کرسکتی ہے

سرینگر/ 16 نومبر//

وادی کشمیر میں آئے روز سڑک حادثات رونما ہورہے ہیں۔ آج سے تیس برس پہلے وادی کشمیر میں سڑک حادثات کی شرح 0.5 تھی لیکن آج یہ شرح 10.5 تک پہنچ چکی ہے۔ سڑک حادثات میں اس قدر اضافہ ٹریفک قوانین پر عمل نہ کرنا، تیز رفتاری سے گاڑی، موٹر سائکل اور سکوٹی چلانا، نابالغ لڑکے لڑکیوں کو ڈرائیونگ کی اجازت دینا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق وادی کشمیر میں سڑک حادثات میں انسانی جانوں کا ضیاع برابر جاری ہے، ہر دن کسی نہ کسی گھر کا چراغ بجھ جاتا ہے اور ہر ----112

پہاڑی علاقوں میں برفباری اور سڑکوں پر پھسلن

گاڑی چلانے والوں کے لئے ٹریفک ایڈوائزری جاری

سرینگر/ 16 نومبر//

کشمیر کے پہاڑی علاقوں میں جاری برفباری اور سڑکوں کی پھسلن کو دیکھتے ہوئے ٹریفک پولیس نے گاڑی چلانے والوں کے لیے ایڈوائزری جاری کی ہے۔ سی این آئی کے مطابق ایڈوائزری کے مطابق صرف 4X4 گاڑیاں اور اینٹی سکڈ چینز سے لیس جن میں 10 نشستوں سے زیادہ بیٹھنے کی گنجائش نہیں، مخصوص پہاڑی سڑکوں پر چلنے کی اجازت ہوگی۔ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ ان سڑکوں میں ٹنگمرگ گلمرگ، مغل روڈ، زوجیلا، سنتھن، گریز باندی پورہ، پہلگام چندنواری، کپواڑہ کرنا اور کپواڑہ ماچھل شامل ہیں۔ اس میں لکھا گیا ہے "ٹریفک جام اور تاخیر کو روکنے کے لیے، صرف رجسٹرڈ اینٹی سکڈ چین وینڈرز کو ان راستوں کے ساتھ مخصوص مقامات پر زنجیریں ----113

جموں وکشمیر: نوجوانوں کی بیروزگاری کی شرح میں اضافہ

مختلف شعبوں میں خالی اسامیاں ہونیکے باوجود بے روزگاری کا مسئلہ برقرار

سرینگر/ 16 نومبر//

جموں وکشمیر میں بے روزگاری کی شرح میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ جموں و کشمیر حکومت کے ڈائریکٹوریٹ آف ایمپلائمنٹ کے اعداد وشمار کے مطابق 2024 کی پہلی سہ ماہی میں ریاست میں 3.52 لاکھ نوجوان بے روزگار ہیں۔ ان میں سے 1.09 لاکھ نوجوان گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ ہیں جو ریاست کے بے روزگاروں کا 31 فیصد ہیں۔ سینٹر فار مانیٹرنگ انڈین اکانومی (سی ایم آئی ای) کی رپورٹ کے مطابق جموں وکشمیر میں بے روزگاری کی شرح 23.1 فیصد ہے جو کہ ----114

فطرت سے قربت: بیماریوں کے علاج کی انوکھی لیکن مفید تجویز

اسکاٹ لینڈ: آپ باہر جائیے اور روز بادلوں یا تاروں کو دیکھیے؛ دریا یا سمندر کے کنارے جاکر ایک پتھر پر اپنی پریشانی لکھیے اور اسے پانی میں پھینک دیجیے، یا گھر کے باغیچے میں کھمبیوں کی دس اقسام تلاش کیجیے۔ یہ وہ عجیب نسخے ہیں جو آج کل اسکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر اپنے مریضوں کے لیے لکھ رہے ہیں۔ اسے ماہرین نے 'فطرت کے نسخے' یا نیچر پرسکرپشن کا نام دیا ہے، بالخصوص شیٹ لینڈ جزائر کے ڈاکٹر دیگر دواؤں کے ساتھ اپنے مریضوں کو فطرت سے قریب ہونے کے مشورے دے رہے ہیں۔ برطانیہ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا تجربہ ہے جو نیشنل ہیلتھ سروسز اور اسکاٹ لینڈ میں پرندوں کے تحفظ کی تنظیم (آر ایس پی بی) نے شروع کیا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس سے بلڈ پریشر قابو میں رہتا ہے، دماغی اور جسمانی اطمینان بڑھتا ہے اور امراض قلب کا خطرہ کم ہوجاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر انسان جب قدرتی مناظر کے قریب ہوتا ہے تو اس سے خوشی ملتی ہے۔ آر ایس پی بی کی ایک افسر کیرن مک کیلوی کے مطابق فطری مناظر دل و دماغ پر بہت اچھے اثرات مرتب کرتے ہیں اور یہ بات سائنسی طور پر درست ثابت ہوچکی ہے۔ اگر مریض پہلی بار افاقہ محسوس کرے تو اسے قدرتی مناظر اور سبزے وغیرہ میں مزید وقت گزارنے کو کہا جاتا ہے۔ مریض اس روداد کو ایک کیلنڈر کے ذریعے نوٹ بک میں لکھتا جاتا ہے۔ مثلاً جنوری میں خاص پھولوں کو کھلتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ یا فروری میں پیاز اور دیگر جڑ والی سبزیاں اگائی جاسکتی ہیں اور مارچ میں پالتو جانوروں کے ساتھ واک کی جاسکتی ہے۔

ماہرین کا اصرار ہے کہ اس طرح صحت پر مفید اثرات ہوتے ہیں۔ لوگ ذیابیطس، ڈپریشن اور کینسر تک میں بہتری محسوس کرتے ہیں۔ ایک اور ڈاکٹر کلووی ایوانز نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوا کے بغیر علاج کیا جائے تو لوگوں کو فطری اور قدرتی مناظر میں جانے دیجیے۔ واضح رہے کہ یہ طریقہ علاج ایک مطالعہ بھی ہے جو طویل عرصے تک جاری رہے گا۔

کھیرا قبض اور پیٹ کے دیگر امراض سے محفوظ رکھتا ہے

نئی دہلی: گرمی کے موسم میں کھیرا کھانا صحت کے لے مفید ہے ہی ساتھ میں جسم کی خوبصورتی کو بھی نکھارتا ہے۔ کم فیٹ و کیلوری کے ساتھ ہی فائبر سے بھرپور کھیرے کے استعمال سے کئی طرح کے فائدے ہیں۔

سلاد کے طور پر استعمال کئے جانے والے کھیرے میں ارپسن نام کا ایک انجائم ہوتا ہے جو پروٹین کو ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے کے فوائد:

کھیرا پانی کا بہت اچھا ذریعہ ہوتا ہے، اس میں 95% پانی ہوتا ہے۔

کھیرے کے روزانہ استعمال سے جوڑوں کے درد میں آرام ملتا ہے۔

کھیرے میں موجود عنصر کھانا کو جلد ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے میں وٹامن اے بی 1، بی 6 سی، ڈی پوٹیشیم، فاسفورس، ایرن وغیرہ اچھی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ جو صحت کے نظریہ سے بہت مفید ہے۔

کھیرا قبض سے نجات دلانے کے ساتھ ہی پیٹ کے کئی امراضکے لئے فائدہ مند ہے۔

سینے میں جلن میں مسلسل طور سے کھیرا کھانا فائدہ مند ہے۔

کھیرے میں موجود رس پین کریز سرگرم ہونے پر جسم میں انسولین بنتی ہے۔ انسولین جسم میں بننے پر ذیابیطس سے لڑنے میں مدد ملتی ہے۔

کھیرا کھانے سے کولسٹرل کی سطح کنٹرول رہتی ہے۔ اس سے دلسے متعلق بیماری ہونے کا خدشہ کم رہتا ہے۔

گوشت کو آگ پر بھون کر کھانے سے ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہوسکتا ہے

نئی دہلی: امریکی طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر مرغی، مچھلی یا گوشت کو براہ راست آگ پر بھون کر کھایا جائے تو اس سے بلڈ پریشر میں اضافے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں پیش کردہ ایک سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ باربی کیو، گرلنگ اور گوشت کو آگ پر براہ راست بھوننے کے رجحان کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔

ایسے کھانوں کی زیادتی سے لوگوں میں ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ پیدا ہوسکتا ہے لیکن یہ خدشہ درمیانے درجے کا ہوسکتا ہے۔ سروے کے مرکزی مصنف گوانگ لاریو ہیں جو ہارورڈ ٹی ایچ چین اسکول آف پبلک ہیلتھ میں ریسرچ فیلو ہیں۔ ان کی ٹیم نے 53 ہزار 852 افراد کا طویل مدتی مطالعہ کیا جن میں 32 ہزار 925 خواتین پر مشتمل دو گروپ اور 17 ہزار 104 مرد شامل تھے۔ سروے کے آغاز میں کسی کو بھی بلڈ پریشر، ذیابیطس، امراض قلب اور کینسر کا مرض لاحق نہ تھا۔

اگلے 12 سے 16 سال کے درمیان ان میں سے 37 ہزار 123 افراد کو ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہوگیا۔ ان میں سے جن خواتین و حضرات نے ہفتے میں دو مرتبہ مچھلی، مرغی یا سرخ گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر کا خطرہ 17 فیصد تک نوٹ کیا گیا لیکن یہ مرض ان میں پیدا ہوا جو گوشت کو آگ پر بھون کر یا گرلنگ کے بعد کھاتے رہے۔

جن لوگوں نے مہینے میں 15 مرتبہ اس طرح گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر بڑھنے کا رجحان سب سے زیادہ تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ گوشت کو بلند درجہ حرارت پر پکانے سے اس میں بعض مضر صحت کیمیکل پیدا ہونے لگتے ہیں جو کھانے والوں میں اندرونی سوزش، انسولین سے مزاحمت اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ بنتے ہیں۔

ماہرین نے زور دیا ہے کہ ہر دوسرے دن اس طرح کا گوشت کھانے والوں کا بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے لہذا اس سے اجتناب ضروری ہے تاہم ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ آگ پر بھنا گوشت کھانے سے صحت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔

بلیڈر کینسر کی علامتیں اور اس کا علاج

بلیڈر (مثانہ) میں غیر معمولی خلیات بے قابو اضافہ کو بلیڈر کینسر کہتے ہیں۔ بلیڈر کی باہری دیوار کے پٹھوں (ماسلس) کی پرت کو سروسا کہتے ہیں جو کہ فیٹی ٹیشیو، ایڈی پوز ٹیشیو زیا لیمف کے بہت پاس ہوتا ہے۔ بلیڈر رو غبارہ نما اعضاء ہے جہاں پر پیشاب (یورین) کے کلکشن کا اخراج ہوتا ہے۔ بلیڈر کی اندرونی دیوار نئے بنے پیشاب کے رابطے میں آتی ہے اور اسے یورین بلیڈر (مثانہ) کا اوپری پرت کہتے ہیں۔ یہ ٹرانجشنل سیلس کی وجہ سے گھری ہوتی ہیں جسے یورو تھیلیم کہتے ہیں۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن عورتوں میں یہ کینسر زیادہ ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر کے کئی وجہ ہیں۔ پراسٹیٹ گرنتھی کا بڑھنا، پیشاب کے راستے میں کنٹرکشن (سکڑن) ہونا، حاملہ ہونے وقت آنے والی پریشانیاں، پیشاب کے راستے میں پتھری کا ہونا، اسقاط حمل کا ہونا وغیرہ بلیڈر انفیکشن کے ذمہ دار ہیں۔ خلیات کی پرت کے نیچے پٹھوں کی ایک پرت ہوتی ہے جو کہ بلیڈر کے سکڑن کے ساتھ پیشاب کو اخراج کرتی ہے جس سے یورین یوریتھرا نام کا ٹیوب سے اخراج کیا جاتا ہے۔

بلیڈر کینسر کا پتہ کب چلتا ہے

بلیڈر کی باہری دیوار کی ماسلس (ماس پیشیوں) کی پرت کو کہتے ہیں جو کی فیٹی ٹیشیو، ایڈی پوز ٹیشیو زیا لیمف نوڈس کے بہت قریب ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر بلیڈر کی پرت سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً 70 سے 80 فیصد بلیڈر کینسر کے مریضوں میں کینسر کا پتہ تبھی لگ جاتا ہے جب یہ باہری سطح میں ہوتا ہے جب کہ یہ بلیڈر کی دیوار کی اندرونی سطح میں ہوتا ہے۔

کینسر جب بلیڈر کی بیرونی دیوار میں شروع ہوتا ہے اسے سپرفیشیل کینسر کہتے ہیں اور یہ غیر معمولی خلیات میں آئی سولیٹیڈ پیچ کی طرح دکھتا ہے۔ اگر بلیڈر کی اندرونی دیوار پر انگلی نما نکلا ہوا حصہ پایا گیا تو اسے پیپلری ٹرانجشنل سیل کینسر کہتے ہیں۔

کبھی کبھی ٹیومر کا پتہ لگتا ہے جب کہ یہ گہرے طور پر بلیڈر کی اندورنی دیوار سے لیکر لیمف نوڈس اور دوسرے اعضاء میں پھیل چکا ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر کے دیگر اقسام

بلیڈر کینسر کا ایک اور طرح کا ہوتا جس کو کارسینوما ان سیٹو کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں کہ یہ کینسر صرف اسی جگہ پر رہتا جہاں پر اس کی شروعات ہوئی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ کینسر بلیڈر کو بہت گہرائی سے نہیں متاثر کرتا ہے لیکن اس کے کچھ علامات ہیں، یوری نیشن کے دوران جلن ہونا، ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹر کے ذریعہ سائی ٹوسکی سے جانچ کرنے کے بعد بھی یورولوجسٹ اس بیماری کو نہ پکڑ پائے۔ جانچ کے لئے بلیڈر کی باہری دیوار کو جو حصہ سرخ لگے وہاں کی بائیوپسی کرنی ہوتی ہے۔

اس کا پتہ ایک دوسری جانچ سے بھی لگایا جاتا ہے جسے کہ یورین سائیٹالوجی کہتے ہیں اور اس میں پیشاب کے سیل کی جانچ کی جاتی ہے۔ اس جانچ میں پیشاب کا ایک نمونہ لیا جاتا ہے وار مائیکرو اسکوپ کے اندر اس کی جانچ کر کینسر کے سیل کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ بلیڈر کینسر کی تین علامتیں ہیں اور سبھی میں الگ الگ طرح کی سیل ہوتی ہیں:۔

تقریباً 90 فیصدی بلیڈر کے کینسر ٹرانجشنل سیل کارسینوماز کہلاتے ہیں۔

6 سے 8 فیصدی اسکیامس سیل کارسینوما

2 فیصدی ایڈنو کارسینوماز ہوتے ہیں۔

اس طرح کے پیدا ہونے والے انفیکشن جسے سیزوسومیاسی کہتے ہیں وہ بلیڈر کینسر کا خطرہ بڑھاتا ہے۔ وہ مریض جن میں طویل وقت سے بلیڈر کی پتھری ہے ان میں بلیڈر کی دیوار پر سوزن اور لمبے وقت تک جلن کی وجہ سے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ وہ مریض جن میں پہلے بھی بلیڈر کینسر ہو چکا ہے ان میں اس بیماری کے دوبارہ ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

بلیڈر کینسر کی علامت:

پاخانہ یا پیشاب کے وقت خون آنا

ہمیشہ بخار رہنا

کھانسنے میں خون آنا

حیض کے دوران زیادہ خون آنا

چھاتی میں گانٹھ کا ہوجانا

بلیڈر کینسر کا علاج:

اس کا علاج بہت مشکل اور مہنگا ہوتا ہے کئی بار سرجری کے ذریعہ بھی اسے ٹھیک کیا جاتا ہے اور کئی بار علاج کے چاروں قسم کا بھی ایک ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ علاج کے یہ چار قسم خاص ہیں:۔

سرجری

انٹروسیکل تھریپی

بیروں میں چھپے ہیں بے شمار قدرتی فوائد

نئی دہلی: (ایجنسی) بیر ایک مزیدار پھل اور صحت کے لیے بھی مفید ہے، اس کے ذائقے سے تو سب ہی واقف ہیں لیکن کیا آپ اس میں چھپے بے شمار قدرتی فوائد سے واقف ہیں؟ یہ ایک بھرپور غذائیت والا پھل ہے جو پروٹین، وٹامن، کیلشیم، کاربوہائیڈریٹ، سوڈیم اور میگنیشیم سے مالا مال ہے۔ بیر میں آئرن اور فاسفورس بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو جسم میں خون کی گردش کو بڑھاتا ہے اور آئرن کی کمی کو دور کرتا ہے۔ آج کل ہر دوسرے شخص خصوصاً خواتین کو ہڈیوں کے درد کی شکایت ہے، ایسے میں بیر کھانا ہڈیوں کے لیے مفید ہے کیونکہ اس میں موجود کیلشیم، آئرن اور فاسفورس ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ بیر ایک کم کیلوریز والا لیکن فائبر سے بھرپور پھل ہے، جس سے وزن میں اضافہ بھی نہیں ہوتا اور وزن کم کرنے کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ بیر میں وٹامن اے، وٹامن سی اور مختلف نامیاتی مرکبات بھی پائے جاتے ہیں جو جسم میں قوت مدافعت کو بڑھانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس کو کھانے کے علاوہ اگر اس کا جوس بنا کر پیا جائے تو وہ بھی موثر ہوگا۔ بیر کا جوس پینے سے چہرے کی جلد نرم و ملائم ہوتی ہے اور اگر جلد پر کوئی ایگزیما یا الرجی ہوجائے تو اس کو دور کرنے میں بھی یہ کارآمد ہے۔ بیر کھانے سے قبض، سینے کی جلن، معدے کی تیزابیت اور نظام ہضم کی شکایت بھی دور ہوجاتی ہے۔

پاستہ وزن بڑھانے یا موٹاپے کا باعث نہیں بنتا

نئی دہلی: آج کے دور میں گھر کا کھانا لوگوں کو زیادہ پسند نہیں آتا یا پھر کاہلی، سستی یا وقت کی تنگی کے باعث لوگوں خاص طور پر شہری زندگی گذارنے والے لوگ ہوٹل بازی یا پھر فاسٹ فوڈ وغیرہ میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ لیکن ان کھانوں سے گھبراتے بھی رہے ہیں۔ ایسے میں پاستا، میکرونی کے شوقین افراد کے لیے یہ انکشاف کسی خوشخبری سے کم نہیں ہوگا کہ یہ غذائیں وزن بڑھاتی نہیں بلکہ کم کرتی ہیں۔ ایک نئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاستا، میکرونی اور اسپگیٹی وزن کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ہفتے میں تین بار یہ غذائیں کھانے سے 3 ماہ کے دوران وزن میں آدھا کلو کمی آتی ہے۔ ٹورنٹو کے مائیکل اسپتال میں ہونے والی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان غذاؤں میں گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) دیگر کاربوہائیڈریٹس کے برعکس کم ہوتا ہے جو کہ خون میں اچانک شگر (شوگر) کی مقدار نہ بڑھنے کی وجہ نہیں بنتا۔ اس سے پہلے تحقیق میں محققین نے تجویز کیا تھا کہ گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) والی غذائیں زیادہ اطمینان بخش ہوتی ہیں اسی وجہ سے لوگوں کو بھوک دیر سے لگتی ہے۔ تازہ تحقیق کے مصنف ڈاکٹر جان کا کہنا ہے کہ ہم بلا جھجک یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاستا وزن بڑھانے میں انسانی جسم پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال اعتدال میں کیا جائے۔

موبائل فون کے زیادہ استعمال سے جسم کے کسی بھی حصہ میں ٹیومر بن سکتا ہے

واشنگٹن: آج کے دور میں اسمارٹ فون ہمارے زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بات بھول گئے کہ ہم اسمارٹ فون کا استعمال اتنا زیادہ کر رہے ہیں کہ ہمارے جسم میں کہیں بھی کینسر کا پھوڑا بن سکتا ہے یہاں تک کہ دل میں بھی ٹیومر بن سکتا ہے۔ امریکی حکومت کی تازہ ریسرچ میں محققین نے تقریباً 20 سالوں تک 160 کروڑ روپے خرچ کر کے چوہوں پر اسمارٹ فون کے ریڈیشن سے ہونے والے تغیرات پر تحقیق کی گئی ہے۔ محققین نے پایا ہے کہ اسمارٹ فون سے نکلنے والی ریڈیشن انسانوں کے جسم میں ٹیومر کو جنم دے سکتی ہے۔ محققین نے مذکر (Male) چوہوں پر موبائل ریڈیشن کا استعمال کرکے یہ پایا کہ ان کے دل کی خلیات (Cells) میں ٹیومر جنم لیتا ہے۔ وہیں محققین نے جب یہی تحقیق مونث (Female) چوہوں پر کی تو ان میں ٹیومر نہیں بنا۔ اس تحقیق میں شامل کے چوہوں پر بے حد تیز ریڈیشن ڈالی گئی، جس کے بعد 6 فیصد جانوروں میں "schwannomas" کا ٹیومر بن گیا۔ یہ خاص طرح کا ٹیومر دل کے پاس موجود نروٹیشو میں پیدا ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں مصروف سائنس داں جان بوچر نے کہا 'یہ بات سہی ہے کہ اس سے پہلے بھی فون کی ریڈیشن سے ہونے والے کینسر کا پتہ لگ چکا ہے، لیکن یہ کان اور دماغ کے پاس پائے گئے تھے۔ اب ٹھیک اسی طرح کا ٹیومر پہلی بار دل کے قریب ملا ہے۔ حالانکہ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو اثرات چوہوں پر مرتب ہوتے دیکھے گئے ہیں وہی انسانوں پر بھی مرتب ہوں گے۔ واضح رہے کہ یہ نتیجے 3 جی اور 2 جی فون کے ذریعہ حاصل ہوئے۔ 4 جی اور 5 جی، الگ فریکوئنسی پر کام کرتے ہیں اور ان سے نکلنے والی ریڈیشن بھی الگ ہوتی ہے۔

'نابینا خواتین بھی بریسٹ کینسر کی تشخیص کرسکتی ہیں'

بھارت میں بریسٹ کینسر کی تشخیص کے لیے اہم اقدام کیا گیا ہے جس میں بینائی سے محروم خواتین کو سکھایا گیا ہے کہ کس طرح ابتدائی مرحلے میں ہی بریسٹ کینسر کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق بھارت کی قومی ایسوسی ایشن نابینا افراد (نیب) کے ادارہ برائے معذور اور نابینا خواتین کی تعلیم نے جرمنی کے ڈسکورنگ ہینڈز سے مل کر 'ڈسکورنگ ہینڈز' کے نام سے مہم کا آغاز کیا۔ ڈائریکٹر نیب شالنی کھنہ کا کہنا تھا کہ جرمنی کے ادارے نے ہم سے 2015 میں رابطہ کرکے اپنے پروگرام کے بارے میں اطلاع دی تھی کہ کس طرح بریسٹ کینسر کی ابتدائی نشانیوں کی خود سے تشخیص کی جاسکتی ہے'۔

انہوں نے بتایا کہ ہم نے جرمنی میں ادارے کا دورہ کرکے اس بات کی جانچ کی کہ یہ کیسے ممکن ہے جس کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ بینائی سے محروم خواتین بھی یہ کام انجام دے سکتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بھارت میں بریسٹ کے بارے میں زیادہ بات نہیں کی جاتی ہے تاہم ہم نے 18 سال سے زائد عمر کی چند خواتین کو چنا جنہیں ہم نے 9 مہینوں تک بریسٹ کینسر کی تشخیص کا عمل سکھایا۔ اس پروگرام کے ہسپتالوں میں آغاز فورٹس ہسپتال کے سرجیکل اونکولوجی کے سربراہ ڈاکٹر مندیپ سنگھ ملہوترہ کی جانب سے کیا گیا۔

بریسٹ کینسر کی تشخیص کرنے والی نابینا خاتون شویتا ورما نے بتایا کہ ان کے اہل خانہ ان کی بینائی سے محروم ہونے کی وجہ سے انہیں گھر میں رکھنا چاہتے تھے تاہم ان کا کہنا تھا کہ 'مجھے آج خوشی ہے کہ اس پروگرام کی بدولت دہلی کے ہسپتال میں نوکری ملی۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میں تمام نابینا افراد کے والدین کو کہنا چاہوں گی کہ وہ اپنے بچوں کو نظر انداز نہ کریں بلکہ ان کے ساتھ تعاون کریں، وہ آپ کا سر فخر سے بلند کریں گے'۔

وزیر اعظم مودی کریں گے تین ممالک کا دورہ

نئی دہلی// وزیر اعظم نریندر مودی 16 سے 21 نومبر تک نائجیریا، برازیل اور گیانا کا دورہ کریں گے۔ وزارت خارجہ کے مطابق، وزیر اعظم مودی وفاقی جمہوریہ نائجیریا کے صدر بولا احمد ٹینوبو کی دعوت پر 16-17 نومبر تک نائجیریا کا دورہ کریں گے۔ 17 سالوں میں کسی ہندوستانی وزیر اعظم کا نائجیریا کا یہ پہلا دورہ ہوگا۔ دورے کے دوران، وزیر اعظم ہندوستان اور نائجیریا کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کا جائزہ لیں گے اور دوطرفہ تعلقات کو بڑھانے کے دیگر طریقوں پر تبادلہ خیال کریں گے۔ مسٹر مودی نائجیریا میں ہندوستانی کمیونٹی کے ایک اجتماع سے بھی خطاب کریں گے۔ ہندوستان اور نائجیریا بڑھتے ہوئے اقتصادی، توانائی اور دفاعی تعاون کے ساتھ 2007 سے تزویراتی شراکت دار ہیں۔ 200 سے زیادہ ہندوستانی کمپنیوں نے نائجیریا میں کلیدی شعبوں میں 27 بلین ڈالر سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی ہے۔ ہندوستان اور نائجیریا کے درمیان بھی مضبوط ترقیاتی تعاون کی شراکت داری ہے۔ ہندوستانی وزیر اعظم 18-19 نومبر کو ریو ڈی جنیرو کا دورہ کریں گے جہاں وہ جی 20 سربراہی اجلاس میں شرکت کریں گے جس کی میزبانی برازیل کی وفاقی جمہوریہ کے صدر لوئیز اناسیو لولا داسلوا کریں گے۔ ہندوستان برازیل اور جنوبی افریقہ کے ساتھ جی 20 ٹرائیکا کا حصہ ہے اور جاری جی 20 سربراہی اجلاس کے مباحثوں میں فعال طور پر تعاون کر رہا ہے۔ وزیر اعظم کوآپریٹیو ریپبلک آف گیانا کے صدر محمد عرفان علی کی دعوت پر 19 سے 21 نومبر تک گیانا کا سرکاری دورہ کریں گے۔ گیانا کا یہ دورہ 1968 کے بعد کسی ہندوستانی

وزیر اعظم کا پہلا دورہ ہوگا۔ اس سے قبل 2023 میں صدر عرفان علی نے ہندوستان کا دورہ کیا تھا۔ وہ مدھیہ پردیش کے اندور میں منعقدہ 17ویں پرواسی بھارتیہ دیوس میں مہمان خصوصی تھے۔ ڈومینیکا کی دولت مشترکہ کوڈ-19 کی وبا کے دوران ڈومینیکا کو دیے گئے تعاون کے اعتراف میں، عزت مآب وزیر اعظم نریندر مودی کو اپنا سب سے بڑا قومی اعزاز، ڈومینیکا ایوارڈ آف آنر عطا کرے گی۔ 19 سے 21 نومبر 2024 کو جارج ٹاؤن، گیانا میں منعقد ہونے والی آئندہ انڈیا-کیریکوم سمٹ کے دوران ڈومینیکا کی دولت مشترکہ کی صدر محترمہ سلوانی برٹن یہ ایوارڈ دیں گی۔ فروری 2021 میں، وزیر اعظم مودی نے ڈومینیکا کو کوڈ-19 ویکسین کی 70,000 خوراکیں

فراہم کیں۔ یہ ایک فراخدلی تحفہ تھا جس نے ڈومینیکا کو اپنے کیریبین پڑوسیوں کی مدد کرنے کے قابل بنایا۔ یہ ایوارڈ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور انفارمیشن ٹکنالوجی میں ڈومینیکا کے لیے ہندوستان کی حمایت کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر ماحولیاتی لچک پیدا کرنے کے اقدامات اور پائیدار ترقی کو فروغ دینے میں ان کے کردار کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ وزیر اعظم مودی کا کہنا ہے کہ یہ ایوارڈ ڈومینیکا اور وسیع تر خطے کے ساتھ ہندوستان کی یکجہتی کے لیے ڈومینیکا کی شکر گزاری کا اظہار ہے۔ "وزیر اعظم مودی ڈومینیکا کے سچے ساتھی رہے ہیں، خاص طور پر عالمی صحت کے بحران کے دوران ہماری ضرورت کے وقت بھارت ہمارے ساتھ کھڑا رہا۔ یہ ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے کہ وزیر اعظم مودی کو ڈومینیکا کا اعلیٰ ترین قومی اعزاز پیش کریں۔ ہم شراکت کو آگے بڑھانے اور ترقی اور لچک کے اپنے مشترکہ وژن کو آگے بڑھانے کے منتظر ہیں۔" ایوارڈ کی پیشکش کو قبول کرتے ہوئے، وزیر اعظم مودی نے موسمیاتی تبدیلی اور جغرافیائی سیاسی تنازعات جیسے عالمی چیلنجوں سے نمٹنے میں تعاون کی اہمیت پر زور دیا اور ان مسائل سے نمٹنے کے لیے ڈومینیکا اور کیریبین کے ساتھ مل کر کام کرنے کے ہندوستان کے عزم کی تصدیق کی۔ عزت مآب سلوانی برٹن، ڈومینیکا کی دولت مشترکہ کی صدر اور وزیر اعظم مودی نے انڈیا-کیریکوم سمٹ میں شرکت کریں گے، جو کہ مشترکہ ترجیحات اور ہندوستان اور کیریکوم کے رکن ممالک کے درمیان تعاون کی نئی راہوں پر تبادلہ خیال کرنے کا ایک فورم ہے۔

دہلی کی فضائی آلودگی سے لوگوں کی سانس پھولی، اے کیو آئی 400 سے متجاوز

نئی دہلی// قومی راجدھانی دہلی میں فضائی آلودگی کی سطح مسلسل دوسرے دن خطرناک زمرے میں ہے۔ آج صبح ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 400 سے تجاوز کر گیا۔ فضائی آلودگی اور سردی میں اضافے کے ساتھ ہی سانس لینے میں دشواری بڑھ گئی ہے۔ صبح کے وقت دارالحکومت کی فضا میں پھیلی زہریلی چادر کی وجہ سے ہوائی اڈے پر حد نگاہ 300 میٹر رہ گئی۔ اے کیو آئی 400 سے تجاوز کرنے کے بعد ہی کمیشن فار ایئر کوالٹی مینجمنٹ (سی اے کیو ایم) نے آج ایک ہنگامی میٹنگ بلائی ہے۔ اس سے قبل کمیشن نے تمام متعلقہ ایجنسیوں کو خبردار کیا تھا کہ آلودگی کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کریں۔ اہم بات یہ ہے کہ گریپ کے پابندیوں کے باوجود آلودگی کی سطح خطرناک زمرے میں پہنچ چکی ہے۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے مطابق، دہلی کا اوسط اے کیو آئی صبح 434 پر درج کیا گیا تھا۔ دوارکا میں 426، دوارکا سیکٹر 8 میں 460، نجف گڑھ میں 455، آئی جی آئی میں 435، منڈکا میں 460، پوسا میں 412، آیا نگر میں 421، شادی پور میں 429، پنجابی باغ میں 459، آر کے پورم میں 452، مندر مارگ میں 438، وزیر پور میں 467، روہنی میں 452، اشوک وہار میں 470، ویویک وہار میں 462 درج کیا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ اے کیو آئی کی صفر سے 50 کی حد کو 'اچھی'، 51-100 کو 'اطمینان بخش'، 101-200 'درمیانی'، 201-300 'خراب'، 301-400 'انتہائی خراب' اور 401-500 کو 'شدید' میں سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان کے محکمہ موسمیات کے مطابق، اگلے دو سے تین دنوں تک دارالحکومت میں صبح اور شام کے وقت دھند کی چادر چھائی رہ سکتی ہے۔ درجہ حرارت میں کمی کے ساتھ ہی دھند پڑنے کا امکان ہے۔ ہفتے کے آخر میں ہوائی رفتار بڑھنے کا امکان ہے۔ محکمہ کے مطابق 16 نومبر تک ہریانہ اور اس کے آس پاس صبح کے اوقات میں گھنی دھند پڑنے کا امکان ہے۔ اسی طرح اتر پردیش میں 15 نومبر تک گھنی دھند پڑنے کا امکان ہے۔

پنڈت نہرو کا یوم ولادت، وزیر اعظم، راہل اور پرینکا گاندھی کا خراج عقیدت

نئی دہلی// آج ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کا 135واں یوم پیدائش ہے۔ اس موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے پنڈت نہرو کو یاد کیا۔ وزیر اعظم مودی نے سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ایک پوسٹ میں پنڈت نہرو کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس دوران کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی اور پارٹی کے دیگر رہنما پنڈت نہرو کی سمادھی شانتی ون پہنچے اور سابق وزیر اعظم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پرینکا گاندھی نے سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ایک پوسٹ میں اپنے پردادا پنڈت نہرو کو بھی یاد کیا۔ انہوں نے پنڈت نہرو کے ایک جملے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، دنیا کی تمام برائیوں کی بنیاد خوف ہے۔ جب ہم نے دہائیوں کی جدوجہد اور بے شمار قربانیوں کے بعد آزادی حاصل کی تو پھر بھی ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے معصوم عوام کو ڈرانے اور گمراہ کرنے کی سیاست کی۔ پنڈت جواہر لال نہرو جی نے ان کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ پرینکا گاندھی نے لکھا کہ جو لوگ عوام میں خوف پھیلاتے ہیں وہ عوام کے حقیقی نمائندے نہیں ہو سکتے۔ سرکاری ملازمین سب سے آگے سینہ تان کر کھڑے ہوتے ہیں تاکہ لوگ بے خوف زندگی گزار سکیں۔ دوسری طرف پنڈت نہرو جی نے ہمیشہ عوام کو بے خوفی اور بے لوث خدمت کا درس دیا اور دوسری طرف انہوں نے قوم کی تعمیر کے ہر مرحلے پر عوام کو سر بلند رکھا۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے یوم پیدائش کو یوم اطفال کے طور پر منایا جاتا ہے۔ پنڈت نہرو بچوں سے بہت پیار کرتے تھے اور بچوں کو ہندوستان کا مستقبل سمجھتے تھے۔ اس سے پہلے 20 نومبر کو یوم اطفال منایا جاتا تھا لیکن پنڈت نہرو کے انتقال کے بعد 14 نومبر کو ان کی یوم پیدائش کو ملک بھر میں یوم اطفال منایا جانے لگا۔ یہ دن بچوں کے حقوق، ان کی حفاظت، صحت اور تعلیم کے بارے میں آگاہی کی علامت ہے۔ کانگریس لیڈر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے بھی پنڈت نہرو کو ان کی یوم پیدائش پر یاد کیا۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ایک پوسٹ میں راہل گاندھی نے لکھا، جدید ہندوستان کے باپ، اداروں کے خالق، ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو ان کی یوم پیدائش پر خراج عقیدت۔ جمہوری، ترقی پسند، نڈر، دوراندیش، جامع - ہند کے جواہر کی یہ اقدار ہمارے آئیڈیل اور ہندوستان کی بنیاد ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

اسرو پر خرچ ہوئے فی روپے کا سماج کو ڈھائی روپے ریٹرن ملا/ سومناتھ

نئی دہلی// ہندوستانی خلائی تحقیقی تنظیم (اسرو) کے سربراہ ڈاکٹر ایس سومناتھ نے کہا ہے کہ خلائی ایجنسی میں لگائے گئے پیسے سے سماج کو فائدہ ہوا ہے۔ اسرو کے ذریعہ خرچ کیے گئے فی روپیہ پر سماج کو ڈھائی روپے کا ریٹرن حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسرو نے یہ پتہ لگانے کے لیے ایک اسٹڈی کی تھی کہ خلائی ایجنسی میں لگائی گئی رقم سے سماج کو کوئی فائدہ ہوا ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر سومناتھ کرناٹک میں منعقدہ ایک پروگرام میں طلبا سے بات چیت کے دوران یہ جانکاری دی۔ اس اجلاس کا انعقاد کرناٹک حکومت کے سماجی فلاح محکمہ اور سائنس و ٹکنالوجی محکمہ نے کیا تھا۔ ڈاکٹر سومناتھ نے بتایا کہ اسرو کا مقصد خلائی سرگرمیوں اور فعال ممالک کے ساتھ برتری کی لڑائی میں شامل ہونے کے بجائے ملک کی خدمت کرنا ہے۔ ایسا کرنے کے لیے اسرو کو آزادی چاہیے جو حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلائی ٹکنالوجی میں کاروباری مواقع کے لیے ایک ماحولیاتی نظام قائم کرکے یہ آزادی حاصل کی جا سکتی ہے۔ سومناتھ نے کہا کہ چاند سے جڑی مہم پر کافی خرچ ہوتا ہے اور ہم مالی مدد کے لیے صرف حکومت پر منحصر نہیں رہ سکتے۔ ہمیں کاروباری مواقع پیدا کرنے ہوں گے۔ اگر آپ کو اسے جاری رکھنا ہے تو آپ کو اس کی افادیت ثابت کرنی ہوگی۔ ورنہ جب ہم کچھ کریں گے تو سرکار کام ہی نہیں لے گی۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اسرو خلائی تحقیقات کے علاوہ بھی بہت کچھ کرتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک سوال کے جواب میں سومناتھ نے ان پروجیکٹوں کی مثال پیش کی جن سے لوگوں کو سیدھے فائدہ پہنچتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ماہی گیروں کے لیے نقشے جاری کرتے ہیں۔ ہمارے نقشوں سے وہ جان پاتے ہیں کہ مچھلی پکڑنے کے لیے سب سے مناسب جگہ کہاں ہے۔ اپنی زندگی کو متاثر کرنے والی چیزوں کے بارے میں پوچھے جانے پر اسرو سربراہ نے کہا کہ ان کے بچپن نے ان کو صحیح راہ دکھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

برازیل کی جی 20 صدارت کی ترجیحات 2024 میں چیمپیئن بننے والوں کے ساتھ اچھی طرح سے منسلک ہیں/ خارجہ سکریٹری

نئی دہلی// افریقی یونین، جسے ہندوستان کی صدارت کے دوران جی 20 کے رکن کے طور پر شامل کیا گیا تھا، پہلی بار ایک رکن کے طور پر گروپنگ کے برازیل اجلاس میں شرکت کرے گا۔ خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے کہا کہ بھارت بھوک اور غربت کے خلاف عالمی اتحاد G20 سمٹ میں برازیل کے تین میں سے دو اہم ستونوں میں شامل ہوگا۔ وزیر اعظم نریندر مودی برازیل میں جی 20 چوٹی کانفرنس میں شرکت کریں گے اور 16 نومبر سے شروع ہونے والے اپنے تین ممالک کے دورے کے دوران نائجیریا اور گیانا کا بھی دورہ کریں گے۔ برازیل کا دورہ 19ویں جی 20 چوٹی کانفرنس کے لیے ہے، جو 18، 19 نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ یہ پی ایم مودی کا برازیل کا تیسرا سرکاری دورہ ہے جو انہوں نے 2014 میں اور پھر 2019 میں کیا تھا۔ برکس سربراہی اجلاس، جس کی میزبانی ان برسوں میں ہو رہی تھی۔ یہ خاص طور پر جی 20 سربراہی اجلاس بھی ہونے جا رہا ہے کیونکہ یہ پہلی بار ہوگا کہ افریقی یونین ایک رکن کے طور پر جی 20 گروپ میں جگہ لے گی۔ گزشتہ سال دہلی سمٹ میں یہ ممکن ہوا تھا کہ افریقی یونین کو جی 20 کے مکمل رکن کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔ خارجہ سکریٹری نے کہا کہ برازیل کی صدارت کی ترجیحات ان ترجیحات کے ساتھ بہت اچھی طرح سے مطابقت رکھتی ہیں جن کی ہندوستان نے جی 20 کی صدارت کے دوران چیمپیئن اور آواز اٹھائی تھی۔ G20 کے رکن ممالک کے علاوہ، برازیل نے 18 مہمان ممالک کو بھی مدعو کیا ہے، جن میں سے پانچ افریقہ، لاطینی امریکہ اور ایشیا سے اور تین ممالک یورپ سے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چوٹی کانفرنس میں پندرہ بین الاقوامی تنظیمیں شرکت کریں گی۔ مصری نے کہا کہ G20 چوٹی کانفرنس ہندوستان کے لیے اہم ہے کیونکہ دنیا کی بڑی ترقی پذیر معیشتیں ترقی کے خیالات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے سربراہی اجلاس کا حصہ ہوں گی۔ "بھارت کے لیے یہ سربراہی اجلاس اہم ہوگا کیونکہ جنوبی دہلی سربراہی اجلاس سے اپنی ترجیحات کے تسلسل کو دیکھتے ہیں، جہاں دلچسپی کے متعدد مسائل، خاص طور پر ابھرتی ہوئی مارکیٹوں اور ترقی پذیر معیشتوں پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

طالبان کے وفد کی بھارت میں ٹیلی کمیونیکیشن کانفرنس میں شرکت

نئی دہلی// طالبان کے ترجمان نے اعلان کیا کہ افغانستان ٹیلی کمیونیکیشن ریگولیٹری اتھارٹی (اے ٹی آر اے) کے سربراہ برات شاہ آغا ندیم نے جنوبی ایشیائی ٹیلی کمیونیکیشن ریگولیٹرز کونسل (SATRC-25) کے 25ویں اجلاس میں شرکت کے لیے ایک وفد کی قیادت کی۔ یہ میٹنگ نئی دہلی میں 11 سے 13 نومبر 2024 تک ہوئی اور اس میں بنگلہ دیش، بھوٹان، ایران، مالدیپ، سری لنکا، پاکستان اور دیگر ممالک کے نمائندے شامل تھے۔ SATRC-25 میں طالبان کے وفد کی شرکت کا مقصد ٹیلی کمیونیکیشن اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبوں کی ترقی اور توسیع میں تجربات کا تبادلہ کرنا تھا۔ حال ہی میں ہندوستان کی وزارت خارجہ میں پاکستان، افغانستان اور ایران ڈویژن کے سربراہ جے پی سنگھ نے کابل کا دورہ کیا اور طالبان کے سینئر عہدیداروں سے ملاقاتیں کیں جن میں وزرائے دفاع اور خارجہ امور بھی شامل تھے۔ ان ملاقاتوں میں دونوں فریقوں نے دوطرفہ تعلقات کو وسعت دینے پر تبادلہ خیال کیا۔ SATRC-25 میں طالبان کی شرکت اور بھارت کے ساتھ حالیہ سفارتی مصروفیات ٹیلی کمیونیکیشن اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں بڑھتے ہوئے علاقائی تعاون کی طرف ممکنہ تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اس طرح کی بات چیت جنوبی ایشیا میں بہتر رابطے اور تکنیکی ترقی کی راہ ہموار کر سکتی ہے۔ تاہم بین الاقوامی برادری طالبان کی زیر قیادت حکومت کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے کے حوالے سے محتاط ہے۔ اگرچہ ٹیلی کمیونیکیشن جیسے شعبوں میں تکنیکی تعاون آگے بڑھ سکتا ہے، وسیع تر سفارتی اور سیاسی مصروفیات سے انسانی حقوق اور گورننس کے امور پر محتاط غور و فکر کے ساتھ رابطہ کیا جاتا ہے۔ SATRC-25 کے نتائج اور اس کے نتیجے میں ہونے والی دوطرفہ بات چیت ممکنہ طور پر علاقائی تکنیکی فریم ورک میں افغانستان کے انضمام اور پڑوسی ممالک کے ساتھ اس کے تعلقات کے مستقبل کی رفتار کو متاثر کرے گی۔

امریکہ میں بھارتی سفیر کواترا نے اعلیٰ امریکی رہنماؤں سے ملاقات کی

واشنگٹن ڈی سی// امریکہ میں ہندوستان کے سفیر ونے موہن کواترا نے کئی اعلیٰ امریکی رہنماؤں سے ملاقات کی، اور دونوں ممالک کے درمیان جامع عالمی اور اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ کواترا نے بدھ (مقامی وقت) کو کانگریس کی خاتون ڈیبورا راس، کانگریس مین اینڈی بار اور رک میک کارمک کے ساتھ ساتھ ہندوستانی نژاد کانگریس مین امی بیرا اور شری تھانیدار اور راجہ کرشنا مورتی سے ملاقات کی۔ امی بیرا کے ساتھ اپنی بات چیت میں، کواترا نے مختلف شعبوں میں ہندوستان-امریکہ کی شراکت داری کو گہرا کرنے اور باہمی دلچسپی کی عالمی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ بیرا امریکی کانگریس کے سب سے طویل عرصے تک خدمات انجام دینے والے ہندوستانی امریکی ارکان میں سے ایک ہیں۔ بھارتی سفیر نے ایکس پر مطلع کیا کہ آج ہند-بحرالکاہل پر ذیلی کمیٹی کے رکن کانگریس امی بیرا سے ملاقات کر کے خوشی ہوئی۔ مختلف شعبوں میں ہندوستان-امریکہ کی شراکت داری کو گہرا کرنے اور باہمی دلچسپی کی عالمی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستان-امریکہ شراکت داری میں ان کے دیرینہ تعاون کی قدر کریں۔ انہوں نے ہاؤس انڈیا کاکس کے شریک چیئر رو کھنہ سے ملاقات کی، اور مزید مضبوطی کے لیے "فروغ دینے والی بات چیت" کی۔

میں نے ایک گارنٹی پوری کر دی/ مودی

دربھنگہ// وزیر اعظم نریندر مودی نے آج کہا کہ 70 سال سے زیادہ عمر کے بزرگوں کے لئے مفت علاج کی سہولت شروع کر کے انہوں نے اپنی ایک گارنٹی کو پورا کر دیا ہے۔ بدھ کو یہاں شوبھن میں بہار کے دوسرے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) کا سنگ بنیاد رکھنے کے ساتھ ہی 12 ہزار کروڑ روپے کی مختلف اسکیموں کا سنگ بنیاد اور افتتاح کرنے کے بعد اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا، "میں نے اپنی ایک گارنٹی پوری کر دی ہے۔ ستر سال سے زائد عمر کے تمام بزرگوں کے مفت علاج کی سہولت شروع کر دی گئی ہے۔ جلد ہی تمام بزرگوں کے پاس آیوشمان وندن کارڈ ہوگا۔

والد کی موت 1956 سے پہلے ہوئی تو بیٹی جائیداد کی حقدار نہیں/ بامبے ہائی کورٹ

نئی دہلی// بامبے ہائی کورٹ نے جائیداد تنازع سے جڑے ایک معاملے میں بڑا فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت نے کہا ہے کہ اگر باپ کی موت ہندو وراثت قانون 1956 کے نفاذ سے پہلے ہو چکی ہے، اور مرنے والا اپنے پیچھے بیٹی اور بیوہ دونوں کو چھوڑ کر گیا ہے تو بیٹی کو جائیداد میں حصہ نہیں ملے گا۔ بیٹی کو مکمل اور محدود وارث نہیں مانا جا سکتا۔ جسٹس جتیندر جین اور اے ایس چندورکر کی بنچ نے ایک تنازع کو لے کر 2007 سے التوا میں پڑے اس کیس میں فیصلہ سنایا۔ اس معاملے کو لے کر دو سنگل ججوں کی بنچ کے الگ الگ خیالات سامنے آنے کے بعد کیس کو دو رکنی بنچ کو ٹرانسفر کیا گیا تھا۔ بنچ سے یہ طے کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا کہ بیٹی کو اپنے والد کی جائیداد میں کوئی حق مل سکتا ہے؟ بیٹی کے وکیلوں کا کہنا تھا کہ ہندو وراثت قانون 1956 کے تحت بیٹیوں کو بھی وارث تسلیم کیا جانا چاہیے۔ 1937 کے قوانین کے مطابق بیٹی کو بیٹے کے برابر مانا جانا چاہیے۔ 2005 میں بھی ہندو وراثت قانون میں ایک ترمیم کیا جا چکا ہے۔ وہیں دوسری شادی سے ہوئی بیٹی کے وکیل نے حوالہ دیا کہ اس کی ماں کو پوری جائیداد وراثت میں ملی ہے۔ والد کی موت 1956 سے پہلے ہوئی ہے۔ اس لیے اس کا ہی پوری جائیداد پر حق ہے۔ 1937 کے قانون میں صرف بیٹوں کا ذکر ہے، بیٹیوں کا نہیں۔ دراصل معاملہ یہ ہے کہ 1952 میں ممبئی کے یشونت راؤ کی موت ہو گئی تھی۔ ان کے کنبہ میں دو بیویاں اور ان کی تین بیٹیاں تھیں۔ اپنی پہلی بیوی لکشمی بائی کے 1930 میں انتقال کے بعد یشونت راؤ نے بھیکو بائی سے دوبارہ شادی کی جن سے ان کی ایک بیٹی چمپو بائی تھی۔ کچھ سال بعد ان کی پہلی شادی سے ان کی بیٹی رادھا بائی نے اپنے والد کی نصف جائیداد پر دعویٰ کرتے ہوئے جائیداد کے بٹوارے کا مطالبہ کرتے ہوئے مقدمہ دائر کر دیا۔ سنگل ٹرائل کورٹ نے ان کے دعوے کو خارج کر دیا تھا۔

جرمنی کے ساتھ ہمارے تعلقات بڑھتے رہیں گے/ وزیر خارجہ

نئی دہلی// وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے 2024 میں ہند-جرمن سائنسی تعاون کی 50ویں سالگرہ پر روشنی ڈالی اور مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز، جیسے شعبوں میں ہندوستان اور جرمنی کے درمیان تعاون بڑھانے کے وسیع امکانات پر زور دیا ہے۔ انہوں نے مزید "زیادہ زور" کے ساتھ ہندوستان-جرمنی تعلقات کی ترقی پر اعتماد کا اظہار کیا۔ جے شنکر کا یہ تبصرہ نئی دہلی میں جرمن یوم اتحاد کی تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے آیا۔ تقریب میں جے شنکر نے کہا 2024 نے ہند-جرمن سائنسی تعاون کی 50ویں سالگرہ منائی۔ ایک ایسے وقت میں جب ہم AI، سیمی کنڈکٹرز، کوانٹم کمپیوٹنگ اور کلین اینڈ گرین ٹیکنالوجیز کے دور میں داخل ہو رہے ہیں، یہ اس بات کا محرک ہے کہ کتنا ہم ان ڈومینز میں مزید کچھ کر سکتے ہیں۔ دریں اثنا، جے شنکر نے X پر ایک پوسٹ بھی شیئر کی اور لکھا کہ آج دہلی میں جرمن یوم وحدت کی تقریبات میں شرکت کی۔ 2024 ہندوستان-جرمنی تعلقات کے لیے بہت اچھا سال رہا ہے۔

پی ایم مودی کا نائجیریا، برازیل اور گیانا کا اسٹریٹجک دورہ عالمی شراکت داری کو مضبوط بنائے گا

نئی دہلی// وزیر اعظم نریندر مودی کا 16 سے 21 نومبر 2024 تک نائجیریا، برازیل اور گیانا کا دورہ، افریقہ، جنوبی امریکہ اور کیریبین میں عالمی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے ہندوستان کے عزم کی نشاندہی کرتا ہے۔ نائجیریا میں، صدر بولا احمد ٹینوبو کے ساتھ پی ایم مودی کی بات چیت کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ شراکت داری کو تقویت دینا ہے۔ جس میں اقتصادی مصروفیات، دفاعی شراکت داری، اور توانائی کے تعاون پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ برازیل میں G20 سربراہی اجلاس میں پی ایم مودی کی شرکت عالمی چیلنجوں جیسے کہ موسمیاتی تبدیلی، پائیدار ترقی، توانائی کی حفاظت، اور جامع اقتصادی ترقی پر ہندوستان کی قیادت کو نمایاں کرتی ہے۔ گیانا کا دورہ، 1968 کے بعد کسی ہندوستانی وزیر اعظم کا پہلا دورہ، ہندوستان کے کیریبین خطے کے ساتھ دوبارہ جڑنے اور وہاں کے اہم ہندوستانی باشندوں کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کرنے کے ارادے پر زور دیتا ہے۔ صدر ڈاکٹر محمد عرفان علی اور گیانا کے دیگر حکام کے ساتھ بات چیت میں تجارت، سرمایہ کاری، صحت، تعلیم، ٹیکنالوجی، اور موسمیاتی تبدیلیوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جس میں توانائی کے عالمی کھلاڑی کے طور پر گیانا کی صلاحیت پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ دوسری کیریکوم-انڈیا سمٹ میں پی ایم مودی کی شرکت کیریبین کمیونٹی کے ساتھ اپنے تعلقات کو آگے بڑھانے، مشترکہ چیلنجوں سے نمٹنے اور پائیدار ترقی، آب و ہوائی لچک، تجارت اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کو فروغ دینے کے لیے ہندوستان کے عزم کو ظاہر کرتی ہے۔

دیولی-اونیارہ میں پتھراؤ اور آتش زنی، 50 زخمی، 60 شرپسند گرفتار

ٹونک/ جے پور// راجستھان کے دیولی-اونیارا (ٹونک) اسمبلی حلقہ میں ضمنی انتخاب کی ووٹنگ کے دوران رات بھر ہنگامہ ہوتا رہا۔ اسمبلی کے سمراوتا گاؤں میں آزاد امیدوار نریش مینا نے ایس ڈی ایم کو تھپڑ مار دیا۔ اس کے بعد ووٹنگ کا وقت ختم ہونے کے بعد گاؤں والوں نے پولنگ پارٹیوں کو روکنے کی کوشش بھی کی۔ پولیس اور گاؤں والوں کے درمیان زبردست پتھراؤ ہوا۔ پولیس نے شرپسندوں سے نمٹنے کے لیے آنسو گیس کے گولے بھی داغے۔ مشتعل لوگوں نے ایس پی وکاس سنگوان کی گاڑی کو بھی توڑ دیا۔ اس دوران پولیس نے نریش مینا کو رات تقریباً 9 بجے حراست میں لے لیا۔ جیسے ہی مینا کے حامیوں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ مزید مشتعل ہو گئے۔ سینکڑوں گاؤں والوں نے پولیس والوں کو گھیر لیا اور مینا کو رہا کرا لے گئے۔ اس کے بعد پولیس نے بدھ کی رات سمراوتا گاؤں اور آس پاس کے علاقوں میں دبش دی۔ اب تک 60 ملزمان کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اس واقعے میں 50 سے زیادہ دیہی باشندے اور پولیس اہلکار زخمی ہوئے ہیں۔ آتش زنی اور پتھراؤ کے بعد نریش مینا جمعرات کی صبح سمراوتا گاؤں پہنچے۔ موقع پر پولیس کی بھاری نفری تعینات ہے۔ آزاد امیدوار نریش مینا نے میڈیا سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ میں پولیس حراست فرار نہیں ہوا، گاؤں والوں کی پٹائی کے بعد پولیس اہلکار موقع سے بھاگ گئے۔ اگر کلکٹر موقع پر آتی تو سب کچھ نہ ہوتا۔ میں نے پولیس سے کہا کہ مجھے گرفتار کرو۔ میں نے ایس ڈی ایم کے خلاف کارروائی کی بھی بات کی تھی۔ بلانے کے بعد بھی کلکٹر موقع پر نہیں پہنچیں۔ شروعات پولیس انتظامیہ نے کی، میں نے نہیں۔ گاؤں والوں کا الزام ہے کہ پولیس اہلکاروں نے گاؤں میں کئی گاڑیوں کو آگ لگا دی اور ان کے بچوں کو اٹھا لے گئے۔ رات بھر پولیس کے چھاپے کی وجہ سے 100 سے زیادہ لوگ گاؤں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جمعرات کی صبح بھی پولیس ملزمان کی تلاش میں مصروف رہی۔ ساتھ ہی نریش مینا کی بھی تلاش جاری ہے۔ تاہم بدھ کی رات دیر گئے نریش مینا نے ایکس پر ایک پوسٹ شیئر کی اور لکھا - میں ٹھیک ہوں۔ پتھراؤ سے 12 پولیس اہلکار زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی پولیس نے نریش مینا کے 60 حامیوں کو حراست میں لیا ہے۔ اب تک نریش مینا کے خلاف ناگرکوٹ تھانے میں چار مقدمات درج ہیں۔ نریش مینا بھی آزاد امیدوار کے طور پر انتخابی میدان میں ہیں۔ دریں اثنا، سمراوتا گاؤں میں ووٹنگ کے دوران نریش مینا نے انتخابات میں دھاندلی کا الزام لگایا۔ یہ بھی الزام لگایا کہ ای وی ایم پر ان کا انتخابی نشان دھندلا ہے۔ نریش مینا نے الزام عائد کیا کہ جب انہیں جبراً ووٹ ڈالنے کی اطلاع ملی تو وہ موقع پر پہنچے۔ وہاں موجود ملازم نے بدتمیزی کی۔ اس کے بعد میں نے تھپڑ مارا۔ نریش مینا نے دھمکی دی کہ اگر کوئی ملازم بی جے پی کے ایجنٹ کے طور پر کام کرے گا تو اس کا بھی ایسا ہی انجام ہوگا۔

خاندان کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں؟۔

تحریر-شاہنواز فاروقی

ایک وقت تھا کہ خاندان ایک مذہبی کائنات تھا۔ ایک تہذیبی واردات تھا۔ محبت کا قلعہ تھا۔ نفسیاتی حصار تھا۔ جذباتی اور سماجی زندگی کی ڈھال تھا...... ایک وقت یہ ہے کہ خاندان افراد کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ جون ایلیا نے شکایت کی ہے۔

مجھ کو تو کوئی ٹوکتا بھی نہیں
یہی ہوتا ہے خاندان میں کیا

ٹوکنے کا عمل اپنی نہاد میں ایک منفی عمل ہے۔ مگر آدمی کسی کو ٹوکتا بھی اسی وقت ہے جب اُس سے اس کا ''تعلق'' ہوتا ہے۔ جون ایلیا کی شکایت یہ ہے کہ اب خاندان سے ٹوکنے کا عمل بھی رخصت ہوگیا ہے۔ یہی خاندان کے افراد کا مجموعہ بن جانے کا عمل ہے۔ لیکن خاندان کا یہ ''نمونہ'' بھی بڑی نعمت ہے۔ اس لیے کہ بہت سی صورتوں میں اب خاندان افراد کا مجموعہ بھی نہیں رہا۔ اسی لیے شاعر نے شکایت کی ہے۔

اک زمانہ تھا کہ سب ایک جگہ رہتے تھے
اور اب کوئی کہیں کوئی کہیں رہتا ہے

بعض لوگ اس طرح کی باتوں کو مشترکہ خاندانی نظام کے ٹوٹ جانے کا سانحہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام مشترکہ خاندانی نظام پر نہیں صرف خاندان پر اصرار کرتا ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے تو اپنی خرابیوں کی وجہ سے ٹوٹ رہا ہے اور اسے ٹوٹ ہی جانا چاہیے۔ اور اب اگر لوگ الگ گھر بنا کر رہ رہے ہیں تو اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے! لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اب کوئی کہیں، کوئی کہیں رہتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ جو جہاں بھی رہتا ہے محبت کے ساتھ دوسرے سے نہیں ملنا چاہتا۔ ایک وقت تھا کہ لوگ کسی ضرورت کے تحت خاندان سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور جا کر آباد ہوجاتے تھے، مگر یہ فاصلہ صرف جغرافیائی ہوتا تھا...... نفسیاتی، ذہنی اور جذباتی نہیں ہوتا تھا۔ اب لوگ ایک گھر میں رہتے ہیں تو ان کے درمیان ہزاروں میل کا نفسیاتی، جذباتی اور ذہنی فاصلہ ہوتا ہے...... اور یہی فاصلہ اصل خرابی ہے، یہی فاصلہ خاندان کی ٹوٹ پھوٹ کی علامت ہے، یہی ہمارے عہد کا ایک بڑا انسانی المیہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس المیے کی وجہ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خاندان اپنی اصل میں ایک مذہبی تصور ہے۔ کائناتی سطح کے مفہوم میں مرد اللہ تعالیٰ کی ذات اور عورت اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر ہے، چنانچہ شادی کا ادارہ ذات اور صفت کے وصال کی علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں شادی کی غیر معمولی اہمیت ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو نصف دین کہا ہے۔ مرد اور عورت کے تعلق کی اسی نوعیت کی وجہ سے اسلام طلاق کو سخت ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے انسانی سطح پر ذات اور صفت میں علیحدگی ہوجاتی ہے۔ لیکن مرد اور عورت کے اس تعلق کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی ذات نے انسانوں کو ''جوڑے'' کی صورت میں پیدا کیا۔ اسی ذات نے زوجین کے درمیان محبت پیدا کی۔ اسی ذات نے بچوں کی پیدائش کو عظیم نعمت اور رحمت میں تبدیل کیا اور اسی ذات نے بچوں کی پرورش پر بے پناہ اجر رکھا۔ مذہبی معاشروں میں خاندان کا یہ تصور انسانوں کے شعور میں پوری طرح راسخ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان کا ادارہ لاکھوں یا ہزاروں سال کا سفر طے کرنے کے باوجود بھی نہ صرف یہ کہ باقی اور مستحکم رہا بلکہ اس میں کروڑوں انسان ایک حسن و جمال اور ایک گہری رغبت بھی محسوس کرتے رہے۔ لیکن جیسے ہی خدا انسانوں کے باہمی تعلق سے غائب ہوا خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہوگیا۔

مذہب کی وجہ سے خاندان کے ادارے کی ایک تقدیس تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ تھا۔ اس میں کائناتی سطح کی معنویت تھی جس کا کچھ نہ کچھ ابلاغ بہت کم پڑھے لکھے لوگوں تک بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا۔ مذہبی بنیادوں کی وجہ سے خاندان میں ایک برکت تھی اور اس کے ساتھ اجر و ثواب کے درجنوں تصورات وابستہ تھے۔ لیکن خدا کے تصور کے منہا ہوتے ہی اور مذہب سے رشتہ توڑتے ہی خاندان اچانک صرف ایک حیاتیاتی، سماجی اور معاشی حقیقت بن گیا۔ یعنی انسان محسوس کرنے لگے کہ خاندان انسانی نسل کی بقا اور تسلسل کے لیے ضروری ہے۔ خاندان نہیں ہوگا تو انسانی نسل فنا ہوجائے گی۔ خاندان کے خالص حیاتیاتی تصور نے مرد اور عورت کے باہمی تعلق کو صرف جسمانی تعلق تک محدود کردیا۔ اس تعلق کی اہمیت تو بہت تھی مگر اس میں معنی کا فقدان تھا، اور اس سے کوئی تقدیس وابستہ نہ تھی۔ خدا اور مذہب سے بے نیاز ہوتے ہی انسان کو محسوس ہونے لگا کہ خاندان صرف ہماری سماجی ضرورت ہے۔ انسان ایسی حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ اسے طویل عرصے تک ماں باپ اور دوسرے خاندانی رشتوں کی ''ضرورت'' ہوتی ہے، لیکن ضرورت ایک ''مجبوری'' اور ایک ''جبر'' ہے اور اس کی کوئی اخلاقیات نہیں۔ چنانچہ مغربی دنیا میں کروڑوں انسانوں نے اس مجبوری اور جبر کے طوق کو گلے سے اتار پھینکا۔ انسان صرف سماجی نفسیات کا اسیر ہوجاتا ہے تو اس سے ''معاشی ضرورت'' کے نمودار ہونے میں دیر نہیں لگتی، اور معاشی ضرورت دیکھتے ہی دیکھتے سماجی ضرورت کو بھی ''ثانوی ضرورت'' بنا دیتی ہے۔ خاندان کے ادارے کے حوالے سے یہی ہوا۔ خاندان کے سماجی ضرورت ہونے کے تصور سے معاشی ضرورت کا تصور نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے ادارے کے تشخص کا نمایاں ترین پہلو بن گیا۔

خاندان کے ادارے کے حوالے سے خدا اور مذہب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت محبت کے تصور کو حاصل ہے۔ محبت انسانی زندگی میں کتنی اہم ہے اس کا اظہار میر تقی میر نے اس سطح پر کیا ہے جس سے بلند سطح کا تصور ذرا مشکل ہے۔ میر نے کہا ہے۔

محبت نے کاڑھا ہے ظلمت سے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

میر نے اس شعر میں محبت کو پوری کائنات کی تخلیق کا سبب قرار دیا ہے۔ محبت نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی وجود میں نہ آتی۔ محبت کے حوالے سے میر کا ایک اور شعر بے مثال ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔

محبت مسبب محبت سبب
محبت سے ہوتے ہیں کارِ عجب

محبت کے ''کارِ عجب'' کرنے کی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف کائنات ہوتا ہے، لیکن محبت شادی کی صورت میں دو کائناتوں کو اس طرح ایک کردیتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی کش مکش باقی نہیں رہتی۔ یہ عمل معجزے سے کم نہیں، مگر محبت نے اس معجزے کو تاریخ و تہذیب کے سفر میں اتنا عام کیا ہے کہ یہ معجزہ کسی کو معجزہ ہی نظر نہیں آتا۔

بچوں کو پالنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔ اس میں ماں باپ کی شخصیت کی اس طرح نفی ہوتی ہے کہ اس کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں۔ بچوں کی پرورش ماں باپ کی نیندیں حرام کردیتی ہے، ان کا آرام چھین لیتی ہے، ان کی ترجیحات کو تبدیل کردیتی ہے۔ لیکن ماں باپ کی محبت ہر قربانی کو سہل کردیتی ہے۔ ماں باپ کے دل میں بچوں کے لیے محبت نہ ہو تو وہ بچوں کو پالنے سے انکار کردیں، یا ان کو ہلاک کر ڈالیں۔ لیکن محبت، بے پناہ مشقت کو بھی خوشگوار بنا دیتی ہے اور انسان کو تکلیف میں بھی ''راحت'' محسوس ہونے لگتی ہے، پریشانی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے، قربانی میں بھی بے پناہ لطف کا احساس ہوتا ہے۔ بچوں کو ماں باپ کی محبت کا جو تجربہ ہوتا ہے وہ ان کی شخصیت کو ایسا بنا دیتا ہے کہ جب ماں باپ بوڑھے ہوجاتے ہیں تو اکثر بچے اسے لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ محبت ہی ہے جو بچوں ہی نہیں بڑوں کو بھی اس لائق بناتی ہے کہ وہ اپنے وقت، خوشیوں اور وسائل میں دوسروں کو شریک کریں۔ لیکن مغرب میں انسان خدا اور مذہب سے دور ہوا تو اس کے دل میں محبت کا کال پڑ گیا، اور محبت کے قحط نے والدین کے لیے بچوں اور بچوں کے لیے والدین کو بوجھ بنا دیا۔ یہاں تک کہ شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو ایک وقت کے بعد ''اضافی'' نظر آنے لگے۔ مغرب کا یہ ہولناک تجربہ اب مشرق میں بھی عام ہے، یہاں تک کہ اسلامی معاشرے بھی اس سے محفوظ نہیں۔ اس سلسلے میں اسلامی اور غیر اسلامی معاشروں میں فرق یہ ہے کہ غیر اسلامی معاشروں میں خدا اور مذہب لوگوں کی زندگی سے یکسر خارج ہوچکے ہیں، جبکہ اسلامی معاشروں میں مذہب آج بھی اکثر لوگوں کے لیے ایک زندہ تجربہ ہے۔ البتہ جدید دنیا کے رجحانات کا دباؤ اتنا شدید ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی مذہب پیش منظر سے پس منظر میں چلا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم معاشروں میں بھی خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہورہا ہے۔

مادی دنیا حقیقی خدا کے انکار تک محدود نہ رہی بلکہ اس نے دولت کی صورت میں اپنا خدا پیدا کرکے دکھایا، اور وہ معاشرے جو کبھی ''خدا مرکز'' یا God Centric تھے وہ دولت مرکز یا Money entric بنتے چلے گئے۔ ان معاشروں میں دولت ہر چیز کا نعم البدل بن گئی۔ اس نے حسب نسب کی صورت اختیار کرلی۔ وہی شرافت اور نجابت کا معیار ٹھیری۔ اسی سے علم و ہنر منسوب ہوگئے، اسی سے انسانوں کی اہمیت کا تعین ہونے لگا، اسی نے خوشی اور غم کی صورت اختیار کرلی۔ یہاں تک کہ دولت ہی ''تعلق'' بن کر رہ گئی۔ دولت کی اس بالادستی اور مرکزیت نے معاشروں میں قیامت برپا کردی۔ مغرب کی تو بات ہی اور ہے، ہم نے اپنے معاشرے میں دیکھا ہے کہ والدین تک معاشی اعتبار سے کامیاب بچوں کو اپنے اُن بچوں پر ترجیح دینے لگتے ہیں جو معاشی اعتبار سے نسبتاً کم کامیاب ہوتے ہیں، خواہ معاشی اعتبار سے کمزور بچوں میں کیسی ہی انسانی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔ پاکستان اور دوسرے ملکوں میں مشرق وسطیٰ جانے کا رجحان پیدا ہوا تو کروڑوں لوگ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر بہتر معاشی مستقبل کے لیے عرب ملکوں میں جا آباد ہوئے۔ یہ لوگ دس پندرہ اور بیس سال کے بعد لوٹے تو ان کے پاس دولت تو بہت تھی مگر وہ اپنے بچوں کے لیے تقریباً اجنبی تھے۔ یہاں تک کہ ان کی بیویوں اور ان کے درمیان بھی ''نیم اجنبی'' کا تعلق استوار ہوچکا تھا۔

انسانوں کی شخصیتوں کی جڑیں معاشیات میں اتنی گہری پیوست ہوئیں کہ ہم نے متوسط طبقے کے بہت سے بچوں کو یہ کہتے سنا کہ ہمیں ہمارے باپ نے دیا ہی کیا ہے؟ حالانکہ ان کے پاس شرافت کی دولت تھی، ایمان داری کا سرمایہ تھا، علم کی میراث تھی، تخلیقی رجحانات کا ورثہ تھا۔ لیکن انہیں ان میں سے کسی چیز کی موجودگی کا شعور نہ تھا، کسی چیز کی موجودگی کا احساس نہ تھا۔ انہیں شعور اور احساس تھا تو صرف اس چیز کا کہ ان کے پاس دولت نہیں ہے۔ کار اور کوٹھی نہیں ہے۔ بینک بیلنس نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ شادی بیاہ کے معاملات میں دولت تقریباً واحد معیار بن چکی ہے۔ اس سلسلے میں مذہبی اور سیکولر کی کوئی تخصیص نہیں۔ دولت کے حمام میں سب ننگے ہیں۔ اس کے بعد بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ خاندان کا ادارہ کیوں کمزور پڑ رہا ہے!

کیوں مسلمان ہوئے

-ڈاکٹر عبدالغنی فاروق-
حسین رؤف (انگلستان)۔

جب کوئی شخص اپنے آبائی اور نسلی مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے پس پردہ عموماً جذباتی، فکری یا سماجی عوامل کارفرما ہوتے ہیں، لیکن جہاں تک میری افتادِ طبع کا تعلق ہے میں اس معاملے میں کبھی جذباتیت کا شکار نہیں ہوا، بلکہ خالص فکری اور سماجی بنیادیں تھیں جنھوں نے بالآخر مجھے اسلام کی آغوش میں لا ڈالا جب کہ اس سے قبل میں نے دنیا بھر کے تمام مذاہب کے دعاوی، الہامی کتب اور نتائجِ فکر کا ایک ایک پہلو کھنگال ڈالا تھا۔

میرے والد رومن کیتھولک تھے جب کہ والدہ یہودی تھیں۔ تعلیم اور تربیت چرچ آف انگلینڈ کے اصولوں کے مطابق ہوئی، یوں بیک وقت تین مذاہب سے میرا تعارف ہوگیا۔ میری تشکیک کا آغاز اس وقت ہوا جب میں نے یہودیت اور عیسائیت کے عقائد کا موازنہ کیا۔ میرے وجدان نے مقدس اوتار کے تصور اور کفارے کے عقیدے کو ماننے سے صاف انکار کردیا، بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذہین انسان نہ تو بائبل کے بلند آہنگ اور تہہ در تہہ دعاوی سے مطمئن ہوسکتا ہے نہ وہ خدا کے روایتی تصور پر مبنی چرچ آف انگلینڈ کے ان تعلیمات کو قبول کرسکتا ہے جن میں عقل و شعور پر مبنی کسی زندہ نظریۂ عبادت کا وجود نہیں۔

جہاں تک یہودیت کا تعلق ہے اگرچہ بائبل کی مختلف کتابوں میں اس کا تناسب گھٹتا بڑھتا رہتا ہے تاہم یہاں میں نے خدا کا خاصا باوقار تصور پایا ہے اور اس کی قدیم اصلیت ابھی برقرار ہے، چنانچہ میں نے یہودیت کے کئی اجزا کو قبول کرلیا مگر بعض کو یکسر مسترد کردیا۔ مثال کے طور پر اگر اس کے تمام اصولوں اور سفارشوں کو قبول کرلیا جائے تو دنیاوی و مادی زندگی کی لیے بہت کم گنجائش رہ جاتی ہے۔ ثانیاً ذہن کو رسوم و روایات اور مصنوعی تصورات کے ایک لمبے سلسلے کا پابند بنانا پڑتا ہے اور سب سے بڑی قباحت تو یہ ہے کہ یہودیت ایک نسلی مذہب ہے اور محدود طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ مختلف انسانی گروہوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع کرتا ہے۔

میں نے چرچ آف انگلینڈ کے طریق عبادت اور تصورات کو قریب سے دیکھا تھا اور یہودیت کی مذہبی رسوم کا بغور مشاہدہ کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے ذہن نے دونوں میں سے کسی کو قبول نہ کیا۔ رومن کیتھولک میں، میں نے پُراسراریت کا غلبہ پایا اور انسانی وقار و احترام کو توہمات تلے کراہتے دیکھا۔ یہاں ایک طرف تو انسان کو پیدائشی گناہ گار کہا جاتا ہے مگر دوسری طرف پوپ اور اس کے حواری معصوم عن الخطا قرار دیے گئے ہیں۔

اکتا کر میں نے ہندو فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور اپنشد اور وید کو بنیاد بنایا، مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات یعنی کچھ چیزوں میں نے احترام کی نظر سے دیکھا مگر اکثر باتوں کو رد کردیا۔ معاشرتی برائیوں کا ہندو تعلیمات کوئی حل پیش نہیں کرتیں۔ برہمن کو غیر معمولی تقدس اور ان گنت سہولتوں کا مستحق ٹھہرایا گیا مگر اچھوت کو زندہ درگور کردیا گیا ہے، کسی مذہب میں بھی انسانی توہین کی وہ مثال نہیں ملتی جس کا نمونہ ہندومت میں نظر آتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ سارا الزام خدا کے سر تھوپا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہورہا ہے۔

بدھ مت نے مجھے انسانی ذہن اور اس کے طریق کار کو سمجھنے میں مدد دی۔ میں نے اندازہ کیا کہ ضروری قسم کی قربانیاں دی جائیں تو مظاہر فطرت کا ادراک بالکل کسی کیمیائی تجربے کی طرح حاصل ہوسکتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ بدھ مت ذات پات کے نظریے کا محض ردعمل ہے۔ لیکن اس میں ان اخلاقی تعلیمات کا فقدان ہے جو ہندومت میں پائی جاتی ہیں۔ بدھ مت میں مافوق الانسان قوتیں تو حاصل ہوسکتی ہیں مگر مجھے بہت جلد پتا چل گیا کہ ان قوتوں کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ سائنس کا ایک شعبہ ہے جو اخلاقیات کو سہارا تو نہیں دیتا محض اعلیٰ درجے کی تفریح کا باعث بنتا ہے۔ جذبات کو دبا دینا اور تمام خواہشات کو تابع کرلینا یہ کام تو زینو (زینو یونان کا ایک فلسفی (265-336 قبل مسیح) جس کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں اور مثالی زندگی یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔) کے پیروکار بھی کرتے تھے۔ پھر بدھ ازم میں خالقِ کائنات کا کہیں تصور نہیں ملتا محض ذاتی نجات کی خاطر تگ و دو کی جاتی ہے اور اس کا انداز بھی سراسر غیر فطری اور مصنوعی ہے۔ ٹالسٹائی کی عیسائیت کی مانند کم از کم نظریاتی اعتبار سے بدھ ازم دنیا کی رہنمائی کرسکتا تھا، مگر جس طرح عیسائیت مسیح علیہ السلام کے اقوال تک محدود ہوکے رہ گئی، اسی طرح بدھ ازم محض زبانی جمع خرچ کا ایک نمونہ بن گیا اور بس۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کچھ مذاہب نظریاتی اعتبار سے دنیا کے لیے باعثِ نجات ہوسکتے تھے تو عملی میدان میں وہ ایسا کرنے سے کیوں قاصر رہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مذاہب ایک محدود طبقے کے لیے تھے عوام تک ان کی رسائی نہیں تھی۔ عیسائیت اور بدھ ازم کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ ان مذاہب کے بانیوں نے سماجی مسائل کو چھوا تک نہیں، وجہ یہ ہے کہ وہ انہیں اہمیت ہی نہیں دیتے تھے۔ مسیح اور بدھ دونوں نے ترکِ دنیا کی تعلیم دی ہے اور خدا کو پانے کے لیے بھی ذات کو پسندیدہ اور لازمی قرار دیا ہے۔ ''وائرا گیام یعنی برائی کی مزاحمت نہ کرو'' کل کی فکر نہ کرو' یا بھیک کے کشکول کی عظمت'' جیسے خیالات کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں اور جو لوگ ان پر کاربند ہوتے ہیں ان کی کتنی ہی تعظیم کیوں نہ کی جائے مگر ان تعلیمات کی کوئی سماجی حیثیت یا اہمیت نہیں ہے کہ نہ تو ایک عام آدمی ان پر عمل پیرا ہوسکتا ہے نہ ان سے کسی غریب کسان یا مزدور کے دکھوں میں کوئی کمی ہوسکتی ہے ان میں شاید روحانی تسکین کا کوئی پہلو تو موجود ہو مگر سماجی فوائد کے اعتبار سے یہ بے کار محض ہیں۔

یہ بات آپ کو خاصی عجیب لگے گی کہ عرب ممالک میں رہنے کے باوجود اسلام سے میرا تعارف بس سرسری اور سطحی نوعیت کا تھا اور میں نے جتنی گہری توجہ دوسرے مذاہب پر صرف کی اسلام کا حصہ اس میں صفر کے برابر ہے۔ میں نے اس وقت تک صرف راڈویل کا ترجمۂ قرآن مجید پڑھا تھا اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آسکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔ 1945ء کی ایک عید کے موقع پر

اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آسکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔ 1945ء کی ایک عید کے موقع پر

میں بیان نہیں کرسکتا کہ اسلام سے اس باقاعدہ اور عملی تعارف نے میرے دل و دماغ پر کیا تاثرات چھوڑے۔ یہاں مجھے وہ سب کچھ نظر آیا جو کسی بھی دوسرے مذہب میں نہیں تھا۔ آپ میری سوچوں کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر کے مذاہب کا تفصیلی مطالعہ کیا مگر کسی میں کشش نظر نہ آئی مگر اسلام نے بہت تھوڑے عرصے میں مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں مسلمانوں کی عظیم عالمی برادری کا باقاعدہ رکن بن گیا۔

متذکرہ بالا تصریحات سے یہ بات تو سامنے آگئی کہ میں مسلمان کیوں ہوا مگر یہ وضاحت نہیں ہوئی کہ مجھے مسلمان ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرونِ مظلمہ (Dark Age) سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہونِ منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہارِ افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں

ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرونِ مظلمہ (Dark Age) سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہونِ منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہارِ افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں

روزنامہ وطن سرینگر

کیا آپ وہ اُستاد ہیں؟

تحریر
بے نظیر فیصل

میں اپنے قلب وروح کی گہرائی سے ان اساتذہ کی تعظیم تکریم وتعریف کرتا ہوں جو واقعی تدریس کے شوقین ہیں۔ وہ استاد جو دوسروں کے لیے تحریک بننا چاہتا ہے۔ وہ استاد جو ہر وقت اپنی ملازمت سے خوش ہوتا ہے۔ وہ استاد جسے اسکول کا ہر بچہ پسند کرتا ہے۔ وہ استاد جسے بچے ساری زندگی یاد رکھتے ہیں۔ کیا آپ وہ استاد ہیں؟

میرے مطابق ایک استاد کو تدریس سے لطف اندوز ہونا' اپنے طلباء کی زندگی میں انقلابی تبدیلی پیدا کرنا' مثبت سوچ کا حامل ہونا وغیرہ کئی ایسی صفات وعادات ہیں جو بحیثیت معلم واستاد ہر استاد میں ہونی چاہیئے۔ درحقیقت، کئی ایسی عادات ہیں جو ایک معمولی استاد کو موثر استاد بناتی ہیں لیکن مندرجہ ذیل وہ عادات ہیں جو مجھے سب سے اہم لگتی ہیں اور بہت سی دیگر کردار کی خصوصیات کو بھی ان میں باندھا جاسکتا ہے۔

۱۔ تدریس سے لطف اندوز ہونا:

تدریس کا مطلب ایک بہت ہی لطف اندوز اور فائدہ مند کیریئر کا میدان ہوتا ہے (اگرچہ بعض اوقات مطالب اور تھکا دینے والا)۔ آپ کو صرف اسی صورت میں استاد بننا چاہیے جب آپ بچوں سے محبت کرتے ہیں اور اپنے دل سے ان کی دیکھ بھال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر آپ ان کے ساتھ تفریح نہیں کر رہے ہیں تو آپ بچوں سے تفریح کی توقع نہیں کر سکتے ہیں! اگر آپ صرف کسی نصابی کتاب سے ہدایات پڑھتے ہیں تو یہ غیر موثر ہے۔ اس کے بجائے، اپنے اسباق کو زیادہ سے زیادہ متعامل اور مشغول بنا کر زندہ کریں۔ تدریس کے لیے آپ کے شوق کو ہر دن چمکنے دیں۔ ہر تدریسی لمحے سے بھرپور لطف اندوز ہوں۔

۲۔ فرق پیدا کرنا:

ایک کہاوت ہے، بڑی طاقت کے ساتھ، بڑی ذمہ داری آتی ہے"۔ ایک استاد کی حیثیت سے، آپ کو اپنے پیشے کے ساتھ آنے والی بڑی ذمہ داری سے آگاہ ہونے اور اسے یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ آپ کا ایک مقصد یہ ہونا چاہیئے آپ طلباء کی زندگی میں فرق پیدا کریں۔ مگر کیسے؟ جب وہ آپ کے کلاس روم میں ہوں تو انہیں خاص اور محفوظ ہونے کا احساس دلائے۔ ان کی زندگی میں مثبت اثر بنیں۔ کیونکہ آپ کبھی نہیں جانتے کہ کسی خاص دن آپ کے کلاس روم میں داخل ہونے سے پہلے آپ کے طلباء پر کیا گزری ہیں یا وہ آپ کی کلاس کے بعد کن حالات میں گھر جا رہے ہیں۔ لہٰذا، صرف اس صورت میں کہ انہیں گھر سے کافی مدد نہیں مل رہی ہے کم از کم آپ کے مشفق رویئے سے ایک مثبت فرق پیدا ہوگا جو آپ انہیں فراہم کر سکتے ہیں۔

۳۔ مثبتیت پھیلانا:

ہر روز کلاس روم میں مثبت توانائی لائیں۔ آپ کے پاس ایک خوبصورت مسکراہٹ ہے لہٰذا اسے دن بھر زیادہ سے زیادہ بکھیرنا نہ بھولیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کو اپنی ذاتی زندگی میں اپنے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن ایک بار جب آپ اپنی کلاس روم میں داخل ہو جاتے ہیں تو آپ کو دروازے میں قدم رکھنے سے پہلے یہ سب پیچھے چھوڑ دینا چاہیے۔ آپ کے طلباء آپ سے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ ان پر اپنی مایوسی نکالیں۔ چاہے آپ کیسا ہی محسوس کر رہے ہوں، آپ کو کتنی نیند آئی ہے یا آپ کتنے مایوس ہیں، کبھی بھی اس کو ظاہر نہیں ہونے دیں گے۔ یہاں تک کہ اگر آپ کا دن برا گزر رہا ہے، طلباء کے سامنے اداکاری کا ماسک پہننا سیکھیں اور انہیں آپ کو سپر ہیرو کے طور پر سوچنے دیں (یا آپ کا دن بھی بنا دے گا) کوئی ایسا شخص بنیں جو ہمیشہ مثبت، خوش اور مسکراتا رہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ مثبت توانائی متعدی ہے اور اسے پھیلانا آپ پر منحصر ہے۔ دوسرے لوگوں کی منفیت آپ کو اپنے ساتھ نیچے نہ لانے دیں۔

۴۔ ذاتی ہونا:

یہ تفریحی حصہ ہے اور ایک موثر استاد ہونے کے لیے بالکل اہم ہے! اپنے طلباء اور ان کی دلچسپیوں کو جانیں تاکہ آپ ان سے جڑنے کے طریقے تلاش کر سکیں۔ انہیں اپنے بارے میں بتانا بھی نہ بھولیں! اس کے علاوہ، ان کے سیکھنے کے انداز کو جاننا ضروری ہے تاکہ آپ ان میں سے ہر ایک کو ایک فرد کے طور پر پورا کر سکیں۔ اس کے علاوہ، اپنے طلباء کے والدین کو بھی جاننے کی کوشش کریں۔ والدین سے بات کرنے کو ایک ذمہ داری کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے بلکہ ایک اعزاز کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ اسکول کے سال کے آغاز میں، یہ معلوم کریں کہ وہ (والدین) سال کے کسی بھی وقت کسی بھی چیز کے بارے میں آپ کے پاس آسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اپنے ساتھیوں کو ذاتی سطح پر بھی جاننے کی کوشش کریں۔ اگر آپ اسکول کے اندر اور باہر ایک مضبوط معاون نیٹ ورک تلاش کر سکتے ہیں تو آپ بہت زیادہ خوش ہوں گے۔

۵۔ پُرعزم ہونا:

چاہے آپ سبق دے رہے ہوں، رپورٹ کارڈ لکھ رہے ہوں یا کسی ساتھی کو مدد کی پیشکش کر رہے ہوں۔ اپنا ۱۰۰ فیصد دیں۔ اپنی تدریس بخوبی انجام دیں کیونکہ آپ تدریس سے محبت کرتے ہیں نہ کہ اس لیے کہ آپ ایسا کرنے کے پابند محسوس کرتے ہیں۔ یہ خود کی نشوونما کے لیے کریں، دوسروں کو ترغیب دینے کے لیے ایسا کریں۔ ایسا کریں تاکہ آپ کے طلباء کو آپ کی تعلیم سے زیادہ سے زیادہ حاصل ہو۔ اپنے لیے، طلباء، والدین، اسکول اور ہر اس شخص کے لیے ۱۰۰ فیصد دیں جو آپ پر یقین رکھتا ہے۔ کبھی ہار نہ مانیں اور اپنی پوری کوشش کریں یہ سب کچھ آپ کر سکتے ہیں۔

(میں بہرحال بچوں کو بھی بتاتا ہوں!)

۶۔ منظم رہنا:

طلباء کے کام کی نشان دہی یا فائلنگ پر کبھی پیچھے نہ پڑیں۔ اس کے اوپر رہنے کی پوری کوشش کریں اور اپنے سر کاموں کا انبار نہ لگنے دیں! اپنے کام کی طویل دوڑ میں ایسا کرنا آپ کا بہت وقت بچائے گا۔ خود کو ایک منظم منصوبہ ساز معلم بنانا اور منصوبہ بندی کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ آخری لمحے کے سبق کے منصوبوں کے موثر ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ آخر میں، ایک ڈائری کو ہاتھ میں رکھیں اور جیسے ہی آپ کے ذہن میں ایک متاثر خیال تشکیل پائے اپنے خیالات کو ڈائری میں قلم بند کر لیں پھر ان خیالات کو عملی جامہ پہنانے کا منصوبہ بنائیں۔

۷۔ وہ کھلے ذہن کا ہونا:

ایک استاد کی حیثیت سے، ایسا وقت آنے والا ہے جہاں آپ کا رسمی یا غیر رسمی طور پر مشاہدہ کیا جائے گا (یہی وجہ ہے کہ آپ کو ہر وقت ۱۰۰ فیصد دیتے رہنا چاہیے)۔ آپ کے پرنسپل، اساتذہ، والدین اور یہاں تک کہ بچوں کی طرف سے آپ کا مسلسل جائزہ لیا جا رہا ہوگا اور تنقید کی جا رہی ہوگی۔ جب کوئی آپ کی تدریس پر تنقید کریں تو تلخی محسوس کرنے کے بجائے تعمیری تنقید کا سامنا کرتے وقت کھلے ذہن کا حامل بنیں اور ایک لائحہ عمل بنائیں و ثابت کریں کہ آپ ایک موثر استاد ہیں جو آپ بننا چاہتے ہیں۔ یاد رکھیں اس دنیا میں کوئی بھی شخص کامل نہیں ہے اور بہتری کی ہمیشہ گنجائش ہوتی ہے۔ بعض اوقات، دوسرے دیکھتے ہیں کہ آپ کیا دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

۸۔ معیارات طے کرنا:

اپنے طلبا اور اپنے لیے معیارات بنائیں۔ شروع سے ہی اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ (طلباء) جانتے ہیں کہ کیا قابل قبول ہے بمقابلہ کیا نہیں۔ مثال کے طور پر، طلباء کو یاد دلائیں کہ آپ (معلم) کس طرح کام مکمل کرنا چاہیں گے۔ کیا آپ وہ استاد ہیں جو چاہتے ہیں کہ آپ کے طلباء اپنی پوری کوشش کریں اور ان کے ہاتھ بہترین اور صاف ستھرا کام آئے؟ یا آپ وہ استاد ہیں جو کم

نقب زنی کے واقعات میں اضافہ
ناخوشگوار سماجی بدلاؤ کا نتیجہ یا کچھ اور؟

وادی میں پچھلے کچھ عرصے سے چوری اور نقب زنی کی وارداتوں میں تشویشناک اضافہ درج کیا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں جہاں مختلف علاقوں میں لاکھوں روپے مالیت کا مال، مویشی اور دیگر ساز وسامان اُڑا لیا گیا ہے وہیں لوگوں کے اندر اس قدر تشویش پھیل چکی ہے کہ اب دن کے دوران بھی لوگ گھروں کو خالی چھوڑ کر باہر جانے سے خوف محسوس کر رہے ہیں۔ جنوبی کشمیر کے کولگام ضلع میں چند روز قبل ایک چور نے دن دہاڑے ایک گھر میں گھس کر وہاں موجود ایک عورت سے اس کے کچھ زیورات چھین لئے جس کے نتیجہ میں پورے علاقے میں سراسیمگی پھیل گئی۔ پولیس نے اس حوالے سے اگرچہ ایک کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے تاہم ابھی تک مذکورہ چور کا کوئی سراغ نہیں ملا ہے۔ جنوبی کشمیر کے کولگام سمیت دیگر اضلاع میں متعدد مقامات پر پچھلے کچھ عرصے سے نقب زنی کی وارادات پیش آ رہی ہیں اور اس دوران گھروں کے اندر قیمتی ساز وسامان کو لوٹنے کے ساتھ ساتھ نقدی پر بھی ہاتھ صاف کیا گیا۔ متعدد واقعات میں مویشی تک نقب زنوں نے اُڑا لئے اور اس طرح سے چوری کی ان وارداتوں کے نتیجہ میں لوگوں کے اندر زبردست تشویش اور سراسیمگی پھیلی ہوئی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب ہماری وادی میں لوگوں کے پاس زیادہ پیسہ یا دھن دولت نہیں ہوا کرتا تھا مگر اُن ایام میں وادی کے اندر سماجی سطح پر بھی اور خاندانی سطح پر بھی اس قدر امن اور چین وسکون پایا جاتا تھا کہ لوگ اس علاقے کو زمین کی جنت کے نام سے پکارتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب وادی کے اندر لوگ دُکھ درد میں ایک دوسرے کا ساتھ دیا کرتے تھے اور اگر کسی گاؤں یا محلہ میں کوئی شخص غریب یا مفلوک الحال ہوتا تھا تو لوگ اس کی مدد کو آجاتے تھے اور اس کو یا اسکے بال بچوں کو ہر طرح کی امداد بہم پہنچاتے تھے تاکہ اُسے مسائل ومشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس زمانے میں لوگ اونچے اونچے اور پختہ محلات میں رہائش پذیر نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ امیر سے امیر شخص بھی مٹی کے گھر میں امن وسکون اور چین کے ساتھ زندگی گزارا کرتا تھا۔ تاہم جب سے ہماری وادی میں آپسی بھائی چارے، ہمدردی اور انسانیت کے جذبے کی جگہ دھن دولت اور مفادات نے لی تب سے ہمارے سماج کے اندر ہر چیز تبدیل ہو چکی ہے اور تلخ حقیقت اب یہ ہے کہ ہمارے یہاں اب لوگوں کی عزت ووقار محض اور محض دھن دولت، گاڑیوں اور بنگلوں کے ساتھ منسلک ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ ہم انسانی اقدار کو بھلاتے ہوئے ایک ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں ہمارے لئے یہ اخذ کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بن گیا ہے کہ سماج کے اندر آئے اس منفی بدلاؤ کو روکنے یا کسی حد تک کم کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ پوری وادی کے اندر اب کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں لوگوں نے کنکریٹ عمارات تعمیر کر کے دیہی علاقوں کو بھی شہروں جیسا روپ نہ دیا ہو۔ ہمارے سماج کے اندر دیکھا دیکھی کے اس منفی جذبے کے نتیجہ میں لوگ اپنی زندگیوں کا مقصد بھول بیٹھے ہیں اور اب ہر کسی کو لگتا ہے کہ وہ جس قدر ہو سکے، پیسہ کمالے اور ایسا کرتے ہوئے اُسے اس بات کا کوئی خیال نہیں رہتا کہ اس کی جانب سے کمایا جانے والا پیسہ حلال ہے یا حرام۔ اس عمل کے دوران ہمارا سماجی تانا بانا بکھر گیا ہے اور ایک طرح کا معاشی اور اقتصادی عدم توازن پیدا ہو گیا ہے۔ اسی مالی عدم توازن کا نتیجہ ہے کہ جب لوگوں کو اپنا من چاہا معیار زندگی حاصل ہوتا ہوا دکھائی نہیں دیتا ہے تو وہ اس کے حصول کے لئے جائز وناجائز کی تمیز کھو دیتے ہیں اور بعض دفعہ چوری اور نقب زنی جیسے اقدامات اٹھاتے ہیں۔ چوری کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روکتھام کے لئے ضروری ہے کہ سماجی سطح پر اقدامات کئے جائیں اور جو لوگ بغیر محنت کے آسمان کی بلندیوں کو چھو لینا چاہتے ہیں اُن کو کاؤنسل کر کے زندگی کی حقیقتوں سے آشنا کیا جائے۔

پرورش کا ابتدائی مرحلہ اور والدین کی ذمہ داریاں

تحریر
سید تنویر احمد

بچوں کی تربیت والدین کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ناقص تربیت اور اس میں کوتاہی سے آنے والی نئی نسل کا مستقبل تباہ و برباد ہو سکتا ہے، اس لیے والدین کو ان کی تربیت اور نگہداشت کے تئیں بہت ہی حساس اور سنجیدہ ہونے کی شدید ضرورت ہے۔ عموماً بچوں کی تربیت کے سلسلے میں والدین میں اس وقت فعالیت آتی ہے جب بچہ اپنی توتلی زبان سے بولنے کی ابتدا کرتا ہے۔ یاد رکھیں، یہ کوشش اس وقت سے ہی شروع ہو جانی چاہیے جب والدین رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے جا رہے ہوتے ہیں۔ رشتہ ازدواج انسانی فطرت کی آسودگی کا ایک صالح طریقہ ہے۔ اس سے انسان کو جہاں ایک طرف نفسیاتی آسودگی حاصل ہوتی ہے وہیں نسلوں کو آگے بڑھانے کا ایک بہترین ذریعہ بھی میسر ہوتا ہے۔ اس سے نظام معاشرہ مستحکم ہوتا ہے اور نسل آگے بڑھتی ہے۔ بچے کی اچھی پرداخت و پرورش کر کے معاشرے کا ایک مثالی فرد بنانا والدین کی ذمہ داری ہے جس کے لیے ابتدائی ایام سے ہی نتیجہ خیز منصوبہ بندی ہونی چاہیے۔ اس منصوبہ بندی کا آغاز بچہ کا ماں کے پیٹ میں آنے سے پہلے ہی ہو جانا چاہیے۔ یعنی زوجین اول ملاقات کے وقت سے ہی ایک نیک، صالح اور معاشرے کا معیاری فرد بننے والا بچہ پیدا ہونے کی خواہش کے ساتھ جب باہم ملیں تو صاف ستھرے ہوں، خوش اسلوبی سے ملیں، مسنون دعائیں پڑھیں، اس کے نتیجے میں اللہ جو تحفہ اولاد کی شکل میں عطا کرے گا وہ یقیناً آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا۔ اس لیے لازمی ہے کہ والدین خود رشتہ ازدواج میں بندھنے سے پہلے ہی بچوں کی تربیت کے طور طریقے سیکھ لیں۔ یہ تربیت مختلف طریقوں سے حاصل کی جاسکتی ہے، لائبریریوں، بک اسٹالوں میں موجود کتابوں اور نیٹ و دیگر مستند ذرائع سے۔ ذریعہ کوئی بھی ہو لیکن معلومات لازمی طور پر لینی چاہیے۔

بچوں کی تربیت کے سلسلے میں یہ نکتہ بھی بہت اہم ہے کہ جب ماں حاملہ ہو جاتی ہیں تو اسی وقت سے پیٹ میں پل رہے بچے پر ماں کے افکار وخیالات کے اثرات پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ایک مخصوص مدت کے بعد بچہ خارجی ماحول سے متاثر ہونے لگتا ہے۔ اس پر متعدد تجربات ہوئے ہیں۔ ایک تجربہ میں کچھ حاملہ عورتوں کو دوران حمل ایک مخصوص قسم کی موسیقی سنائی گئی۔ ولادت کے بعد دیکھا گیا کہ بچہ اس مخصوص موسیقی سے اتنا مانوس ہو چکا تھا کہ جب اسے وہی مخصوص موسیقی سنائی جاتی تو بچہ آسودگی اور سکون محسوس کرتا اور جب کوئی دوسری موسیقی سنائی جاتی تو وہ بے چینی محسوس کرنے لگتا۔ یہ بات بہت مشہور ہے کہ اسرائیل میں حاملہ خواتین کو تناؤ سے محفوظ رکھنے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ وہاں کی مائیں اپنے بچوں کی تربیت کا آغاز اس وقت سے ہی کر دیتی ہیں جب وہ جنین کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس حالت میں ماؤں کو صاف ستھری فضا میں سانس لینے، خوش رہنے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ جب حمل کے تین ماہ گزر جاتے ہیں تو ماؤں کو ہر طرح کے ذہنی دباؤ سے دور رکھنے کے ساتھ اچھا لٹریچر پڑھنے کو دیا جاتا ہے اور انہیں آسان ریاضی (سمپل میتھمٹک پرابلم) حل کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ آج دنیا میں ترقی کرنے کے لیے ریاضی مشق بہت ضروری ہے۔ جب ماں ریاضی مشق کرتی ہیں تو ان کی یہ صلاحیت بچے میں منتقل ہوتی ہے اور وہ بچہ بڑا ہو کر عبقری شخصیت کا مالک بنتا ہے۔ آج کے دور میں اسرائیل بڑے بڑے سائنسداں پیدا کر رہا ہے۔ ظاہر ہے یہ جنین کی اچھی دیکھ ریکھ کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں بھی حاملہ ماؤں کو جبری انداز میں تلاوت قرآن کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس مدت میں مائیں صدقات وخیرات کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں۔ خوشگوار ماحول میں رہیں، اچھی باتیں سنیں۔ نماز کی پابندی کریں۔ نماز سے بچے کی نشوونما پر مثبت اثرات پڑتے ہیں۔ بچہ ماں کے عمل اور اطراف کے خارجی ماحول کے اثرات قبول کرتا ہے۔ جب بچہ اپنی ماں سے قرآن کی تلاوت سنے گا تو اس کے اثرات اس پر پڑیں گے۔ وہ انہی چیزوں سے مانوس ہوگا جو ماں کے پیٹ میں سنا یا محسوس کیا ہوگا۔ ماؤں کو چاہیے کہ وہ تاریخ کی اہم شخصیتوں کی تربیت میں ان کے والدین کے طور طریقے اور ان کی گود میں پرورش پانے والی ہستیوں کے کمالات کا مطالعہ کریں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ حمل کے دوران کچھ مائیں اپنا وقت موبائل پر لایعنی پروگرامس دیکھنے میں گزارتی ہیں۔ موبائل پر عریاں مناظر دیکھنے، غیر اخلاقی مضامین پڑھنے اور نازیبا حرکات وسکنات سے گریز کریں۔ آپ آنے والے ایک نئے مہمان کے استقبال کی تیاری میں ہیں، لہٰذا کوئی ایسا عمل ہرگز نہ کریں جو اس کی تربیت کو منفی سمت میں لے جانے کا موجب بنے۔ بچوں کی معیاری تربیت کے لیے مائیں ٹریننگ لیں۔ ان کی کونسلنگ ہونی چاہیے۔ گھر کے تمام افراد، خاص طور پر بزرگ خواتین کی ذمہ بڑھ جاتی ہے کہ وہ آنے والے نئے مہمان کی تیاری کے لیے بچے کی ماں کو ہر اعتبار سے چست وچوبند رکھنے کی سعی کریں۔ اس مدت میں زوجین کے باہمی تعلقات شیریں اور احترام پر مبنی ہونا زیادہ ضروری ہے۔ ان کے حمل کو تمام اہل خانہ بالخصوص شوہر خصوصی اہمیت دیں۔ خاندان کے لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ایک نیا بچہ گھر میں آ رہا ہے بلکہ بچے کی شکل میں اللہ کی جانب سے ایک نعمت آپ کو مل رہی ہے۔ اس عزم کے ساتھ اس کی تربیت کیجئے کہ وہ بچہ بڑا ہو کر عظیم کارنامہ انجام دے اور نوع انسان کے لیے قیمتی سرمایہ بنے۔ غرض ابتدائی مرحلے کی تربیت پر خصوصی توجہ دے کر ایک نوزائیدہ کو مستقبل کا عبقری انسان بنایا جاسکتا ہے۔

باقیات

101
ہوئے، وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ہندوستان نے آزادی کی جدوجہد سے لے کر امنگوں اور ترقی کی لہروں پر سوار ہونے تک ایک شاندار سفر طے کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ اس خواب کو پورا کرنے کے لیے تمام شعبوں میں اس سوچ کے ساتھ سرمایہ کاری کی جانی چاہیے کہ بہترین سے کم کوئی چیز قابل قبول نہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے عمل کو ہموار کیا جانا چاہیے کہ ہندوستان کے معیارات کو عالمی معیار کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ تعلیم میں، ہندوستان کو معیاری تعلیم میں عالمی رہنما کے طور پر قائم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ ملک کے شہریوں کی تعریف کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ وہ اس وقت کھڑے ہوئے جب ملک کو ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ آزادی سے پہلے اور بعد میں ہندوستان کی رہنمائی کرنے والی طاقت عام شہری کی نیک ہے۔ جب انگریز چلے گئے تو بہت سے لوگوں کو ہندوستان کے مستقبل پر شک تھا۔ ایمرجنسی کے دوران لوگوں کو خوف تھا کہ جمہوریت ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گی۔ جب کہ کچھ اداروں اور افراد نے حکومت کے سامنے ہتھیار ڈال دیے، شہری ثابت قدم رہے، اور جمہوریت تیزی سے بحال ہوئی۔ حکومت کا ویژن ووٹ بینک کی سیاست سے بالاتر ہے۔ اس کی بجائے عوام، عوام کے ذریعے اور عوام کی ترقی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ مقصد واضح ہے: ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانا۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ جب شہری اپنی حکومت پر بھروسہ کرتے ہیں تو ملک کی ترقی پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اب، ہندوستان کے نوجوان ایک متحرک اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کو فروغ دے رہے ہیں، جس میں 1.25 لاکھ سے زیادہ رجسٹرڈ اسٹارٹ اپس معیشت کو تشکیل دے رہے ہیں۔

102
مرگ، زوجیلا، پیر کی گلی اور دیگر کچھ اوپری علاقوں میں برف باری کا سلسلہ جاری ہے جبکہ کشمیر وادی، خطہ پیر پنچال اور وادی چناب کے نچلے علاقوں میں رک رک کر بارشیں ہو رہی ہیں۔ تازہ برف و باراں کی وجہ سے کشمیر کے درجہ حرارت میں مزید کمی واقع ہوئی ہے اور سردی کی شدت میں اچانک اضافہ ہو گیا۔ جے کے این ایس کے مطابق موسمیاتی ماہرین کی پیشگوئی کے عین مطابق جموں و کشمیر میں موسم کا انداز بدل گیا ہے۔ جمعہ کو شام دیر گئے کشمیر وادی کے بالائی علاقوں میں ایک بار پھر برف باری اور بارش شروع ہو گئی ہے۔ موسمیاتی مرکز کے مطابق گلمرگ میں موسم کی پہلی برف باری ہوئی اور یہاں برف باری کا سلسلہ دوپہر تک جاری تھا جس کے باعث سیاحتی مقام کی خوبصورتی کو چار چاند لگ گئی اور یہاں ٹھہرے سیاحوں نے تازہ برف باری میں خوب مستی کی۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ گلمرگ میں ہفتہ کی صبح جم کر برف باری شروع ہوئی اور یکایک اس مشہور سیاحتی مقام نے سفید چادر اوڑھ لی۔ تازہ برف باری کا سلسلہ شروع ہوتے کیساتھ ہی یہاں ہوٹلوں میں ٹھہرے سیاح باہر آئے اور وہ برف باری سے لطف اندوز ہوئے۔ کچھ سیاحوں نے کہا کہ یہ ہمارے لئے ایک نیا تجربہ ہے، اب تک ہم نے فلموں اور ڈراموں میں برف باری کے مناظر دیکھے ہیں اور آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دھرتی پر سفید چادر بچھتی دیکھ کر رہے ہیں۔ کچھ سیاحوں نے بتایا کہ وہ پہلے بھی کشمیر کی برف باری سے لطف اندوز ہوئے ہیں، اور اب کی بار بھی وہ برف باری دیکھنے کیلئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ موسمیاتی مرکز نے مزید کہا کہ گلمرگ کے نواحی بالائی علاقے افروٹ، رازدان ٹاپ سمیت گریز وادی، کپوارہ میں سادھنا ٹاپ اور مژھل، گاندربل ضلع میں سونہ مرگ، نزدیکی بالائی علاقے زوجیلا اور پیر کی گلی مغل روڈ پر صبح سویرے شروع ہونے والی برفباری کا سلسلہ وقفے وقفے سے جاری ہے۔ جبکہ سری نگر سمیت وادی کے نچلے اور میدانی علاقوں میں ہفتہ کو صبح سے ہی رک رک کر بارش ہو رہی ہے۔ وادی کشمیر کو جموں کے پونچھ اور راجوری اضلاع سے جوڑنے والی تاریخی مغل روڈ پر برف باری کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ پیر کی گلی کے مقام پر ہلکی برف باری جاری ہے، جس کی وجہ سے پورا روڈ ہلکی برف سے ڈھک گیا ہے اور خطے میں سردی کی شدت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ ضلع شوپیان کے دیگر علاقوں میں بھی درجہ حرارت میں نمایاں کمی دیکھی جا رہی ہے، جس کے باعث لوگوں کو سخت سردی کا سامنا ہے۔ مغل روڈ پر برف باری کی وجہ سے سڑکوں پر پھسلن بڑھ گئی ہے، جس سے سفر کرنا خطرناک ہو سکتا ہے۔ انتظامیہ نے مسافروں کو محتاط رہنے اور غیر ضروری سفر سے گریز کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اسی کے ساتھ برف باری کے دوران گاڑیوں کی رفتار کم رکھنے اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنے پر زور دیا گیا ہے تاکہ کسی بھی قسم کے حادثے سے بچا جا سکے۔ تازہ جانکاری کے مطابق برف باری اور بارش کی وجہ سے بانڈی پورہ، گریز اور مغل روڈ پر ٹریفک بند کر دیا گیا، جب کہ درجہ حرارت میں کمی کے باعث سردی میں اضافہ ہوا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ موسمیاتی مرکز سری نگر نے جمعہ کو موسمی تغیر و تبدل سے متعلق تازہ ایڈوائزری جاری کی، جس میں ہفتہ کی سہ پہر تک بارش کی پیش گوئی کی گئی۔ موسمیاتی مرکز سری نگر کے جاری کردہ بیان میں بتایا گیا ہے کہ 15 نومبر سے 16 نومبر تک کشمیر کے کئی مقامات اور جموں ڈویژن کے چند مقامات پر ہلکی بارش و ہلکی برف باری کے ساتھ عام طور پر مطلع ابر آلود رہنے کا امکان ہے جبکہ 16 نومبر کو سہ پہر سے موسم میں بہتری کی توقع ہے، اور پھر 17 سے 23 نومبر تک موسم عام طور پر خشک رہنے کا امکان ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ 24 نومبر کو اونچائی والے کچھ الگ تھلگ مقامات پر عام طور پر ہلکی بارش اور ہلکی برف باری متوقع ہے تاہم 25 سے 30 نومبر تک موسم عام طور پر خشک رہنے کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے مزید کہا کہ 15 اور 16 نومبر کے دوران خراب موسم کی وجہ سے زوجیلا، رازدان پاس، سادھنا پاس، سنتھن ٹاپ، چھتر گلہ اور مغل روڈ پر برف باری کی وجہ سے آمد و رفت میں عارضی خلل پڑنے کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز نے ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے سیاحوں، ٹریکروں اور مسافروں کو اس کے مطابق اپنے سفر کی منصوبہ بندی کرنے کو کہا ہے۔

103
ایک 4 منزلہ رہائشی مکان سے آگ بھڑک اٹھی اور کچھ ہی لمحوں میں پوری عمارت میں پھیل گئی جبکہ نزدیکی عمارت میں شعلوں کی لپیٹ میں آ گئی۔ حادثہ کے فوراً بعد مقامی لوگ، ایس ایس پی، پولیس و فائر بریگیڈ کا عملہ جائے وقوعہ پر پہنچا اور راحت و بچاؤ کا کام شروع کیا تاہم اس بھیانک آتشزدگی میں 4 منزلہ رہائشی مکان کی بالائی 2 منزلیں و 3 دکانیں خاکستر ہو گئیں۔ ایس ایچ او گندوہ پرویز کھانڈے بھی موقع پر پہنچے اور بچاؤ کارروائی کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں مقامی تھانہ نے معاملہ درج کر کے تحقیقات شروع کی ہے۔

104
اور اربن بلدیاتی انتخابات جلد کرائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سالانہ تقریب ہمیں ہمارے کسان خاندانوں کی قربانیوں اور انسانیت کی خدمت اور پرورش میں ان کے اہم کردار کی یاد دلاتا ہے۔ منوج سنہا نے کہا ''جھیری میلہ ہندوستان کی ثقافتی یکجہتی کی علامت ہے اور سماجی اقدار کے دھاگے میں جڑی روایت لوگوں کو ہمارے ورثے، ثقافت، فن اور دستکاری کے بارے میں جاننے کا موقع فراہم کرتی ہے۔'' لیفٹیننٹ گورنر نے وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں زراعت کے شعبے کو تبدیل کرنے کیلئے حکومت کے عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا ''مرکز کے زیر انتظام جموں و کشمیر کے کسانوں کو با اختیار بنانا میرا مشن ہے اور ہم نے زراعت اور اس سے منسلک شعبوں میں تبدیلی کو تیز کرنے کے لیے اسٹریٹجک اقدامات کیے ہیں۔ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ دیہی علاقوں میں ہمارے نوجوانوں کو چمکنے کے مساوی مواقع ملیں۔'' انہوں نے کہا ''پاکستانی زیر انتظام کشمیر، مغربی پاکستان کے پناہ گزینوں، قبائلیوں، والمیکیوں اور دیگر محروم طبقات کے بے گھر خاندانوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے پر عزم ہے۔''

105
آرٹیکل 370 کی بحالی کا کوئی ذکر نہیں ہے، فاروق عبداللہ نے کہا کہ ان کا اپنا مقصد ہے کیونکہ ان کی پارٹی بھارتیہ جنتا پارٹی کے حملوں کی زد میں ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ صرف انتخابات جیتنے کے لیے کانگریس پر بار بار چیخ رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ وہ (بی جے پی) سوچ رہے ہیں کہ وہ کانگریس کو کمزور کر دیں گے لیکن ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے، ہمیں امید ہے کہ وہ (انڈیا اتحاد) انتخابات جیت جائیں گے۔ اس قرارداد کو آرٹیکل 370 سے جوڑ کر لوگوں کو مبینہ طور پر گمراہ کرنے کے لیے جموں و کشمیر میں نیشنل کانفرنس حکومت پر علاقائی سیاسی جماعتوں کی تنقید پر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ وہ سوالات اٹھانے کے لیے آزاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا (انتخابی) منشور عوام کے سامنے ہے اور ہم اس پر عمل پیرا ہیں۔ فاروق عبداللہ نے جموں و کشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کرنے کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کا غصے سے جواب دیا اور پوچھا کہ ریاست کی بحالی کی قرارداد پر آپ مرکز سے کس قسم کا جواب چاہتے ہیں؟ یہ نیشنل کانفرنس حکومت کب سے قائم ہوئی؟ کیا تم چاہتے ہو کہ ریاست آسمان سے گرے؟۔ انہوں نے کہا کہ ریاست (جموں و کشمیر کو) واپس کی جائے گی اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ فاروق عبداللہ نے سوالیہ انداز میں کہا کہ پہلے کچھ لوگ کہتے تھے کہ (جموں و کشمیر میں) اسمبلی انتخابات نہیں ہوں گے لیکن انتخابات ہو گئے۔ انہوں نے (بی جے پی) پروپیگنڈہ کیا کہ وہ حکومت بنائیں گے لیکن کیا ہوا؟۔

106
پہلے دو طرفہ دورے پر ہندوستان کا نہیں بلکہ چین کا دورہ کرنے والے پہلے وزیر اعظم ہوں گے۔ وہ اس سال جولائی میں پشپا کمل دہل (پرچنڈ) کی قیادت میں بائیں بازو کی مخلوط حکومت کی جگہ لے کر چوتھی بار وزیر اعظم بنے تھے۔ ہندوستان اور نیپال کے درمیان ہمیشہ ایک خاص رشتہ رہا ہے، جسے ثقافتی، تاریخی اور جغرافیائی عوامل سے تقویت ملی ہے۔ یہ رشتہ ایک مضبوط فوجی شراکت داری میں تبدیل ہوا ہے جو علاقائی سلامتی کو بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ جنرل دویدی کے دورے سے ان تعلقات کو مزید مضبوط کرنے کی امید ہے، جس سے مشترکہ فوجی مشقوں، تربیتی پروگراموں اور علاقائی اور عالمی سلامتی کے خدشات پر تزویراتی بات چیت سمیت متعدد محاذوں پر مسلسل تعاون کی راہ ہموار ہوگی۔ کھٹمنڈو نے نئی دہلی کے ساتھ اپنے قریبی تعلقات کو جاری رکھا ہوا ہے۔

107
انہوں نے اس پر بڑا اعتماد کیا ہے۔ (آرٹیکل) 370 جموں و کشمیر کے لوگوں کے لیے ایک جذباتی مسئلہ ہے، اور لوگوں کے جذبات اس سے جڑے ہوئے ہیں۔'' خیال رہے کہ پونے پریس کانفرنس کے دوران، کھڑگے نے کہا ''امیت شاہ، اپنی انتخابی ریلیوں میں، کانگریس پر جھوٹ پھیلانے کا الزام لگاتے ہیں۔ (لیکن) وہ (خود) کہہ رہے ہیں کہ کانگریس دفعہ 370 (جموں و کشمیر میں) واپس لانا چاہتی ہے۔ بتاؤ یہ کس نے اور کب کہا؟۔ پی ڈی پی سربراہ نے کہا کہ حکمران نیشنل کانفرنس کی طرف سے جموں کشمیر اسمبلی میں منظور کی گئی قرارداد جس میں مرکز سے سابقہ ریاست کی خصوصی حیثیت کی بحالی کیلئے ایک طریقہ کار وضع کرنے کو کہا گیا تھا، وہ مبہم تھا اور آرٹیکل 370 کی بحالی پر واضح نہیں تھا۔ انہوں نے کہا ''این سی اور کانگریس حکومت کو واضح کرنا چاہئے۔ پی ڈی پی نے یہ بھی کہا تھا کہ قرارداد واضح نہیں تھی (دفعہ 370 پر) اور اس کا مبہم ذکر کیا گیا تھا۔ اس حکومت کے 50 ارکان ہیں، انہیں سر اونچا کرتے ہوئے یہ کہنا چاہیے تھا''۔ جموں کشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ قرارداد میں 5 اگست 2019 کو کیے جانے والے اقدامات کی مذمت کرنی چاہیے تھی۔ جب مرکز نے آرٹیکل 370 کو منسوخ کر دیا تھا۔ محبوبہ مفتی نے کہا ''پھر کانگریس کے یہ کہنا کہ یہ قرارداد ریاستی حیثیت کے لیے تھی دفعہ 370 کے لیے نہیں، لوگوں کے ذہنوں میں بہت سے سوالات اور خدشات پیدا ہوئے ہیں۔ لہٰذا، حکومت کو اس کی وضاحت کرنی چاہیے۔''

108
اگلا مرحلہ ان کی رینج کو پہلے مرحلے میں 120 کلو میٹر اور دوسرے مرحلے میں 200 کلو میٹر تک بڑھانا ہے، جس کے لیے کام پہلے سے جاری ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ لانچر پروڈکشن ایجنسیوں کے ذریعے اپ گریڈ کیے گئے دو ان سروس پیناکا لانچروں سے ہر پروڈکشن ایجنسی کے بارہ راکٹوں کا تجربہ کیا گیا ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے نظام کے کامیاب پی ایس کیو آر توثیقی ٹرائلز کیلئے ڈی آر ڈی او اور ہندوستانی فوج کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ اس گائیڈڈ پیناکا ویپن سسٹم کو شامل کرنے سے مسلح افواج کی توپوں سے فائر کرنے کی طاقت کو مزید فروغ ملے گا۔ یہ ایک مکمل طور پر دیسی ہتھیاروں کا نظام ہے۔

109
ہوئے جے ڈی یو پریذیڈنٹ نے کہا کہ ہم لوگوں کو راحت دلانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ انہوں نے اس بات کا عزم دوہرایا کہ وہ نظر بند افراد کی رہائی کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے تاکہ معمولی کیسوں میں مبینہ ملوث افراد جو بھی جیل خانوں میں بند ہے وہ اپنے اہل و عیال میں واپس آ سکیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) نے بارہمولہ ضلع کے پلہالن پٹن علاقے میں پارٹی کنونشن کا انعقاد کیا، کنونشن میں سینکڑوں کارکنوں نے شرکت کی۔ کنونشن کی صدارت پارٹی کے صدر جی ایم شاہین نے کی، ان کے ساتھ سیاسی مشیر ریاض احمد ملک، جنرل سیکرٹری کشمیر ایڈووکیٹ ایمان پارٹی جنرل سیکرٹری جموں و کشمیر ڈاکٹر ایوب منٹو، پارٹی جنرل سیکرٹری یوتھ صدر کشمیر امجد رضوی، ضلع صدر بانڈی پورہ ظہور احمد بٹ بھی موجود تھے۔ ضلع صدر بارہمولہ، اور دیگر سینئر پارٹی قائدین اور کارکنان۔ کنونشن کا اہتمام جاوید اقبال نے کیا۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے جی ایم شاہین نے کہا، ''ہمارے پروگرام وادی کشمیر کے تمام اضلاع میں لگاتار منعقد کیے جا رہے ہیں تاکہ لوگوں سے رابطہ قائم کیا جا سکے۔ ان کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا ہمارا اولین فرض ہے، اور ہم اسے جاری رکھنے کے لیے پر عزم ہیں۔ شاہین نے معصوم شہریوں پر حالیہ حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ پارٹی اس طرح کے تشدد کے خلاف مضبوطی سے کھڑی ہے۔ حکومت کے قیام کے بعد وادی میں عسکریت پسندی کے واقعات میں اضافے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس طرح کے واقعات میں اضافہ کے پیچھے ضرور یہ بات ہے کہ جموں کشمیر میں عوامی سرکار اور امن و سلامتی امن دشمن عناصر کو راس نہیں آتی جو اس میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے نظر بند افراد کے خلاف مقدمات کو منسوخ کرنے کے لیے پارٹی کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے، شاہین نے کہا، ''ہمارا بنیادی مقصد لوگوں سے کیے گئے وعدے کے تحت ان مقدمات کو منسوخ کرنا ہے۔ ہم نے پہلے ہی اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ہم لوگوں کو راحت پہنچانے کی بھرپور کوشش کریں گے خاص کر نظر بندوں کی رہائی کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔ کنونشن کا اختتام جے ڈی یو قیادت کی طرف سے کشمیر کے لوگوں کے تحفظات اور ضروریات کو حل کرنے کی یقین دہانیوں کے ساتھ ہوا، جو پارٹی کی عوامی بہبود اور مفاہمت کی کوششوں کے لیے لگن کی عکاسی کرتا ہے۔

110
ہوئے کہا کہ آئین میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا ہے کہ ممبران اسمبلی خرید کر حکومتیں گرائی جا سکتی ہیں جیسا کہ مہاراشٹر میں کیا گیا تھا، اور 16 روپے۔ بڑے تاجروں کا ایک لاکھ کروڑ کا قرض معاف کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا ''کانگریس آئین کو ملک کا ڈی این اے مانتی ہے، جبکہ حکمران بی جے پی اور آر ایس ایس کے لیے یہ ایک خالی کتاب ہے''۔ انہوں نے کہا ''میری بہن نے مجھے بتایا کہ ان دنوں وزیر اعظم نریندر مودی اسی مسئلے کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو میں اٹھا رہا ہوں۔ میں نے لوک سبھا میں ان سے کہا کہ ذات پات کی مردم شماری کرائی جائے اور ریزرویشن پر 50 فیصد کی حد کو ختم کیا جائے۔ اب وہ اپنی انتخابی ریلیوں میں کہہ رہے ہیں کہ میں ریزرویشن کے خلاف ہوں۔ وہ سابق امریکی صدر کی طرح یادداشت کی کمی کا شکار ہیں''۔ انہوں نے کہا کہ پی ایم اب کہیں گے کہ راہول گاندھی ذات پات کی مردم شماری کے خلاف ہیں۔ کانگریس لیڈر نے دعویٰ کیا کہ ''اپوزیشن نے میری شبیہ کو خراب کرنے کیلئے کروڑوں روپے خرچ کیے کیونکہ میں دلتوں، آدیواسیوں اور پسماندہ طبقات کے حقوق کے لیے کھڑا تھا''۔ انہوں نے کہا کہ اشیا اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) اور نوٹ بندی کسانوں اور چھوٹے کاروباروں کو مارنے کے ہتھیار تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بے روزگاری بڑھ رہی ہے اور اسی وجہ سے سماج میں نفرت پھیل رہی ہے۔ گاندھی نے کہا ''میں مودی جی کو بتانا چاہتا ہوں کہ صنعتکاروں نے آپ کو وزیر اعظم کے لیے منتخب نہیں کیا، یہ ہندوستان کے لوگوں نے کیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ صنعت کاروں نے اس کی مارکیٹنگ کی ہے۔''

111
سے قبضے میں لیا گیا۔ بی ایس ایف نے کہا کہ برآمد کیا گیا ڈرون ایک کواڈ کاپٹر ہے میڈ ان چائنہ تھا۔ بی ایس ایف نے کہا کہ ایک ڈرون کے ساتھ ہیروئن کے مشتبہ ایک پیکٹ (مجموعی وزن تقریباً 2 کلو) رانا پنج اناج گاؤں سے متصل کھیت سے برآمد کیا گیا۔

112
روز کسی نہ کسی گھر میں ماتم ہوتا ہے۔ روز ایک باپ سے اس کا بیٹا جدا ہوتا ہے، ایک ماں کے بڑھاپے کا سہارا چھن جاتا ہے، ایک ماں اپنے لخت جگر کا انتظار کرتی ہے لیکن اس کے مرنے کی خبر آتی ہے۔ ایک بہن کی ڈولی کو کاندھا دینے والے بھائی کی لاش اس کے سامنے آتی ہے ایک بھائی اپنے ساتھی سے جدا ہوتا ہے ایک دوست دوست سے جدا ہوتا ہے۔ غرض وادی کشمیر میں اب یہ روز کی داستان بن گئی ہے شہر و گاؤں میں ایک جیسی صورتحال ہے۔ آج سے تیس برس پہلے وادی کشمیر میں سڑک حادثات کی شرح 0.5 تھی لیکن آج یہ شرح 10.5 تک پہنچ چکی ہے اور آئندہ سالوں میں سڑک حادثات میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے کیوں کہ ٹریفک بڑھتا ہے اور ٹریفک قوانین پر عمل درآمد کم ہوتا ہے۔ سڑک حادثات میں انسانی جانوں کا تلف ہونے کا سلسلہ دراز ہوتا جا رہا ہے اگر ہم ملکی سطح پر نظر ڈالیں تو سڑک حادثات میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اگرچہ 2010 کے بعد عالمی سطح پر سڑک حادثات کی شرح میں 5 فیصدی کمی واقع ہوئی ہے تاہم بھارت میں یہ شرح بڑھ رہی ہے اور سال 2022 میں یہ سب بلندی پر رہی جس میں 11.9 کا اضافہ دیکھا گیا اور اس سال ملک بھر میں 4.61 لاکھ سڑک حادثات رونما ہوئے تھے جن میں 168,491 مارے گئے۔ اعداد و شمار کے مطابق ملک میں ہر تین منٹ میں ایک سڑک حادثہ ہوتا ہے اور ہر دس منٹ میں سڑک حادثے میں موت واقع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر ہم جموں کشمیر میں سڑک حادثات کی بات کریں تو یہاں بھی اس بارے میں کوئی بہتر صورتحال نہیں ہے بلکہ یہ دن بدن ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ اگر ہم صرف رواں برس کی بات کریں تو سال رواں میں مارچ تک وادی کشمیر میں 1214 حادثات رونما ہوئے ہیں جن میں 185 ہلاکتیں رپورٹ ہوئیں جبکہ سڑک حادثات میں 1530 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ دار الخلافہ سرینگر میں 96 حادثات ریکارڈ کئے گئے جو کہ وادی کشمیر کے دیگر اضلاع سے سب سے زیادہ ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق مارچ تک 1214 حادثات میں سے 144 کو مہلک اور 1070 کو غیر مہلک قرار دیا گیا تھا۔ اعداد و شمار کے مطابق سرینگر جموں شاہراہ کے بعد سرینگر میں سب سے زیادہ سڑک حادثات ہوتے ہیں اور صرف مارچ کے مہینے میں ضلع میں 39 حادثات ہوئے اور 6 افراد کی جانیں چلی گئیں۔ ان اعداد و شمار کا یہاں ذکر کرنے کا غرض صرف یہ ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں اور ہمارا سفر کس طرف جا رہی ہے کہیں یہ سفر ہمیں موت کی گلی تک نہیں لے جا رہا ہے۔ اگر ایک شخص صبح اپنے گھر سے اپنے روزمرہ کے کام کو انجام دینے کیلئے نکلتا ہے کہیں یہ اس کا گھر سے نکلنا اس کو قبرستان کے راستے تک نہیں لے جا رہا ہے۔ سڑک حادثات کا رونما ہونا اور اس پر قابو پانا یہ دو الگ الگ پہلو ہے سڑک حادثات رونما ہوتے رہیں گے لیکن ان کو کم کیا جا سکتا ہے عالمی سطح پر 5 فیصدی حادثات میں کمی واقع ہوئی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں سڑک حادثات کو روکنے کیلئے موثر طریقہ کار اپنایا گیا ہے اور لوگ اس حوالے سے حساسیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اسی طرح ہمیں بھی حساس ہونے کی ضرورت ہے۔ خاص کر نوجوانوں کو اپنی اور دوسرے لوگوں کی زندگی کی پرواہ کرنی چاہئے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ سڑک حادثات میں مرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ نوجوانوں کی ہوتی ہے کیوں کہ نوجوان موٹر سائکل، سکوٹی اور گاڑیاں اتنی تیز رفتاری سے چلاتے ہیں کہ اس پر پھر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے ہم جب راستے میں چلتے ہیں تو سائیں سائیں کرتی ہوئی گاڑیاں اور موٹر سائکل ہمارے سامنے سے نکل جاتے ہیں۔ سڑک حادثات کی روکتھام کیلئے جہاں ٹریفک قوانین پر عمل کرنا ناگزیر ہے وہیں اپنی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی رفتار کو دھیمی کرنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہماری زندگی کی رفتار برقرار رہے۔

113
لگانے کی اجازت ہوگی۔ گاڑی چلانے والوں سے گزارش ہے کہ وہ صرف مخصوص پارکنگ علاقوں میں پارک کریں۔ سڑک کے کنارے پارکنگ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی، کیونکہ یہ ٹریفک کی روانی میں رکاوٹ اور حادثات کا سبب بن سکتا ہے۔'' اس نے مزید کہا کہ غلط دستاویزات والی گاڑیوں کو ان پہاڑی سڑکوں پر سفر کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی تاکہ کسی بھی قسم کے واقعات سے بچا جا سکے۔ حکام نے ڈرائیوروں پر زور دیا کہ وہ اپنی حفاظت اور ٹریفک کی ہموار نقل و حرکت کے لیے ان ہدایات پر عمل کریں۔

114
پورے ہندوستان میں سب سے زیادہ ہے۔ وی او آئی کے مطابق یہ اعداد و شمار ریاست میں بے روزگاری کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایمپلائمنٹ ڈائریکٹر نثار احمد وانی کے مطابق 2023 کی آخری سہ ماہی میں بے روزگار گریجویٹس اور پوسٹ گریجویٹس کی تعداد میں 10,000 کا اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، جموں و کشمیر حکومت کے 2023 کے اقتصادی سروے میں بے روزگاری کی شرح میں کمی کو ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ 20-2019 میں 6.7 فیصد سے کم ہو کر 22-2021 میں 5.2 فیصد ہو گئی۔ جبکہ اکتوبر تا دسمبر 2022 کے لیے سہ ماہی شہری بے روزگاری کی شرح 13.5 فیصد ریکارڈ کی گئی جبکہ قومی اوسط 8.2 فیصد تھی۔ تعلیم، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور پبلک ایڈمنسٹریشن جیسے شعبوں میں 3 لاکھ سے زیادہ خالی آسامیاں ہونے کے باوجود بے روزگاری کا مسئلہ برقرار ہے۔ اہل امیدوار طویل عرصے سے ان خالی آسامیوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ جموں و کشمیر سروسز سلیکشن بورڈ (جے کے ایس ایس آر بی) کی چیئرپرسن اندو کنول چب نے کہا کہ 2019 سے اب تک 22,624 آسامیوں پر انتخاب کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ ابھی 874 آسامیوں پر بھرتی ہونا باقی ہے اور آنے والے ہفتوں میں 4,921 آسامیوں کے لیے امتحانات منعقد کیے جائیں گے۔ ریاست کے مختلف محکموں میں اہم خالی آسامیوں میں محکمہ داخلہ (1,336 عہدے)، صحت اور طبی تعلیم (415 عہدے)، جل شکتی (314 عہدے)، اور محکمہ بجلی (292 عہدے) شامل ہیں۔ یہ آسامیاں عرصہ دراز سے خالی ہیں جس کی وجہ سے بے روزگاری کی صورتحال مزید سنگین ہو گئی ہے۔ ریاست میں بے روزگاری کے بڑھتے ہوئے بحران اور خالی سرکاری آسامیوں کو پر کرنے کے لیے حکومت کو جلد ہی ٹھوس اقدامات کرنے ہوں گے۔ بے روزگار نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ انہیں ان کی قابلیت کے مطابق روزگار مل سکے اور ریاست میں بے روزگاری کی شرح کو بہتر بنایا جا سکے۔

□□□

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER (R&B) DIVISION TANGMARG.

NOTICE INVITING E-TENDER

NIT No: 65/R&B of 2024-25 Dated: 14-11-2024

For and on behalf of the Lt. Governor, UT J&K, e-tenders (In single cover system) are invited on Percentage basis from approved and eligible Contractors registered with J&K Govt., CPW, Railways sand other State/Central Governments for the following works:-

S. No	Name of Work	Advt. Cost	Cost	E/M	Time	MH	Class	PA
1	Stage contract of maintenance of various roads in jurisdiction of Sub Division Gulmarg for the year 2024-25.	0.00	800/-	14000/-	F.Y 2024-25	3054 (M&R)	All classes	R&B Deptt.
2	Annual stage contract for the Maintenance of various roads and Buildings falling under R&B Sub Division Kunzer.	0.00	800/-	20000/-	F.Y 2024-25	3054 (M&R)	All classes	R&B Deptt.

Sr. No. 1 Amount restricted upto Rs. 7.00 Lacs
Sr. No. 2 Amount restricted upto Rs. 10.00 Lacs

1. The Bidding documents Consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Drawings, bill of quantities (B.O.Q),Set of terms and conditions of contract and other details can be viewed/downloaded from the departmental website www jktenders.gov.in as per schedule of dates given below:-

1	Date of Issue of Tender Notice	14-11-2024
2	Period of downloading of bidding documents	15-11-2024
3	Bid submission Start Date	15-11-2024
4	Bid Submission End Date	22-11-2024 4:00 PM
5	Date & time of opening of Bids (Online)	23-11-2024 11:00 AM

2. Bids must be accompanied with cost of Tender document in shape of Treasury Challan (Dated between bid submission start date and bid submission end date) with NIT No. , Serial No. and name of work to be deposited in M.H. 0059 in favour of Executive Engineer R&B Division Tangmarg (tender inviting authority)

38. All other terms conditions are as per PWD Form 25(Double agreement Form) and detailed NIT issued vide this office NIT No. 01 and 02 of 2024-25.

Sd/- Executive Engineer
R&B Division Tangmarg.

DIPK-8124/24
Dtd. 16-11-2024

GOVERNMENT OF (U.T) JAMMU & KASHMIR

Office Of The Executive Engineer Jal Shakti (PHE)Deptt. Ground Water Division Srinagar Baghi-Ali-Mardan, Nowshara Srinagar.

Extension Notice 2nd.

Subject: 1. Construction of 02 No. of Bore Wells at different spots in Block Kalaroose in Bandi, Datta in District Kupwara.
2. Construction of Bore Well Near Kawari Bridge at Showkat Ali Dar and others, Dar Mohalla Kawari District Kupwara.

Reference: This office e-NIT No. 24-JS-PHE/GWDS/Mech. of 2024-25, issued vide endorsement No: JS-PHE/GWDS/24-25/Corrs./ 6373-82, dated: 15-10-2024. Bearing Tender ID No. 2024_PHE_260360_1 & 2.

Due to "No Response" for the above mentioned works advertised vide e-NIT No. and Tender ID No's under reference. Which was scheduled to be downloaded till 16-11-2024 Up-to 02:00 PM are extended as per the details given below: -

S. No.	Item	Fresh Date
1.	Period of submission of bids	23-11-2024 Up-to 11:00 AM
2.	Date of opening of tenders	25-11-2024 11:00 AM

All other terms and conditions shall remain same as laid down in the aforesaid e-NIT issued vide above referred endstt: nos.

Sd/- Executive Engineer
Jal Shakti (PHE) Deptt.

DIPK-8144/24
Dtd. 16-11-2024

Government of Jammu & Kashmir

Directorate of Tourism Kashmir

Sub: - Engagement of Snow Safety Officer for Ski resort, Gulmarg, Kashmir J&K for the year 2024-25.

Extension Notice

Due to poor response to this Office Notice No. DTK/REC/04-C/4078 dated 29-10-2024, for engagement of certified/accredited "Snow Safety Officer" to head the Ski Patrol Team in Gulmarg for the winter season 2024-25 for a period of 03 months w. e. f. 01-01-2025.The date for submission of offers is extended up to 25th of November 2024.
All other details, terms and conditions of the Notice shall remain same.

Sd/-Director Tourism,
Kashmir.

DIPK-8163/24
Dtd. 16-11-2024

حقیقی مسلمان اور قانونی مسلمان میں فرق؟۔۔۔تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

عبدالعزیز

مسلمانوں کی نوے پچانوے فیصد آبادی یا مسلم ممالک بحیثیت مجموعی قولاً ایک حد تک مسلمان رہنا پسند کرتے ہیں مگر عملاً نہیں۔ عادتاً وہی سب کچھ کرتے ہیں جو مسلمان نہیں ہیں، یہ سب قانونی مسلمان تو ہو سکتے ہیں حقیقی مسلمان ہرگز نہیں ہو سکتے: ''سچے مسلمان تو وہ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز تے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے ان میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔ ان کیلئے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں، قصوروں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے'' (سورہ انفال 2-4)۔ ہر شخص جو ایمان کا دعویدار ہے مذکورہ آیات کی روشنی میں آیات کا متن یا ترجمہ پڑھ کر آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ وہ حقیقی مسلمان ہے یا قانونی مسلمان۔

ایمان کے ایک خاص معنی ایقان کے بھی ہیں۔ قرآن مجید اس معنی میں اس لفظ کو ہمیشہ صیغہ فعل کی صورت میں لاتا ہے اور اس کے ساتھ اس کے متعلق کو بھی ذکر کرتا ہے۔ مثلاً ''ایمان لایا (یقین کیا) رسول اس چیز پر جو اس پر اتاری گئی اس کے رب کی جانب سے اور مومنین۔ ہر ایک ایمان لایا اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر، اور کہا ہم اللہ کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور کہا (صمیم قلب سے) ہم نے سنا اور اطاعت کی'' (بقرہ: 285)۔

قرآن مجید کے اس استعمال سے بعضوں کو خیال ہوا کہ ایمان معتبر و حقیقی یہی ایقان ہے۔ اور یہ ایک یقین محض کی حالت ہے۔ اس وجہ سے عمل سے اس میں جو کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہو سکتی۔ یقین اور عمل دو بالکل الگ الگ چیزیں ہیں، پس عمل یقین کا جز کیسے ہو سکتا ہے، پھر ان لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ یہی رائے ہے جو ایمان و عمل کے باب میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے بھی اختیار فرمائی ہے۔ اس سے ان لوگوں کے خیال کو مزید تقویت ہوئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ ایک واضح مسئلہ میں تاویل و توجیہ کے نہایت دور از کار پہلو اختیار کر لئے گئے۔

لیکن ہمارے نزدیک یہ مسئلہ بالکل علاحدہ نوعیت رکھتا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے اس مسئلہ کو بالکل اس نگاہ سے دیکھا ہے جس نگاہ سے ایک قاضی و فقیہ ان مسائل کو دیکھتا ہے یا جس نگاہ سے امیر اسلام وراثت و نکاح اور خراج و جزیہ وغیرہ کے معاملات اور سیاسی مسائل کے فیصلے کرتا ہے۔ یہ قانون و سیاست کی نگاہ ہے جو حکمت و فلسفہ کی نگاہ سے بالکل مختلف ہے۔ اس اعتبار سے ہر وہ شخص مومن ہوگا جو اقرار کرے کہ وہ مسلمانوں کی جماعت میں سے ہے، یا جو مسلمانوں کے شعار اور ان کے ظاہر حالات میں بالکل ان کے طریقہ پر ہو۔ ایسے اشخاص کے متعلق یہی حکم لگایا جائے گا کہ یہ مسلمان ہیں۔ ان میں صادق و کاذب اور متقی و فاجر کی تفریق نہیں کی جائے گی۔ اس قانونی ایمان پر سب برابر ہوں گے۔ اس میں کمی بیشی نہیں واقع ہوتی؛ کیونکہ قانون اور سیاست کی نگاہ خدا اور بندہ کے درمیان باطنی احوال و معاملات کی جستجو نہیں کیا کرتی۔ یہ معاملات صرف قیامت کے دن بے نقاب ہوں گے۔ سورہ حدید کی ایک آیت سے اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے۔

''اس دن جبکہ تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) ''آج بشارت ہے تمہارے لئے'' جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی ہے بڑی کامیابی۔ اس روز منافق مردوں اور عورتوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں، مگر ان سے کہا جائے گا پیچھے ہٹ جاؤ، اپنا نور کہیں اور تلاش کرو۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب۔ وہ مومنوں سے پکار پکار کر کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں، مگر تم نے اپنے آپ کو خود فتنے میں ڈالا، موقع پرستی کی، شک میں پڑے رہے اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آگیا۔ آخر وقت تک وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکا دیتا رہا، لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنھوں نے کھلا کھلا کفر کیا تھا۔ تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے، وہی تمہاری خبر گیری کرنے والی ہے اور یہ بدترین انجام ہے۔ کیا ایمان لانے والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنھیں پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں؟ خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے، ہم نے نشانیاں تم کو صاف صاف دکھا دی ہیں، شاید کہ تم عقل سے کام لو''۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایک جماعت ایسی ہے جو دنیا کی زندگی میں تو مومنین کے ساتھ ہے لیکن آخرت میں ان سے علاحدہ کر دی جائے گی اور اس کا حشر کفار کے ساتھ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ایسا ہونا اسی صورت میں ممکن ہے جب میر اسلام مسلمانوں کو اور ان لوگوں کو جو اگرچہ مسلمان نہیں ہیں لیکن زبان سے اسلام کا اظہار کرتے ہیں، معاملات میں بالکل یکساں درجہ دے۔ پس امام ابوحنیفہؒ نے اس بحث میں ایمان سے اس کے خاص مفہوم یعنی ایقان کو نہیں مراد لیا بلکہ مجرد اقرار و اظہار کو مراد لیا ہے یعنی ان کے سامنے سوال یہ تھا کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے یا محض قول کا؟ یہ سوال نہ تھا کہ علم و عمل دونوں کا نام ہے یا محض علم کا۔ اگر سوال موخر الذکر صورت میں ہوتا تو اس کا جواب محض ایک ہی ہوتا؛ کیونکہ اس بارے میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں کہ ایمان علم و عمل دونوں چیزوں کا مجموعہ ہے۔

اب غور کرو اس بارہ میں ایک جج کا نقطہ نگاہ کیا ہونا چاہئے؟ ظاہر ہے کہ وہ ایمان کو صرف قول کے معنی میں لے گا اور وہ ایسا کرنے میں ہرگز کوئی غلطی نہیں کر رہا ہے لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی اپنی جگہ پر مسلم ہے کہ قول کسی کمی بیشی کا محل نہیں ہو سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک قاضی کی نظر میں ایمان سے صرف وہ ایمان مراد ہوتا ہے جو ہماری عدالتوں میں احکام قضا کے اجرا و نفاذ کی بنیاد بن سکے۔ اس کو ایمان کی حقیقت، اس کے اجزا ترکیبی اور اس کی ظاہری و باطنی خصوصیات سے کوئی بحث نہیں ہوا کرتی۔ اب اگر قرآن ایمان کی کمی اور زیادتی کی تصریح کرتا ہے تو اس تصریح کا اس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ ایک بالکل دوسری چیز ہے اور قرآن ایمان کی کمی اور زیادتی کی تصریح کرتا ہے تو اس تصریح کا اس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ ایک بالکل دوسری چیز ہے اور قرآن اس سے ایک بالکل ہی مختلف بات کہتا ہے۔ بلا شبہ قرآن سے یہی حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ایقان و عمل دونوں ہر حالت میں یکساں نہیں رہتے بلکہ ان میں مختلف حالات کے ماتحت تغیر و تفاوت ہوتا رہتا ہے۔ یہ کبھی کم ہوتے ہیں کبھی زیادہ۔ عقل سلیم اس صداقت کی تائید کرتی ہے۔

مسلمان کسے کہتے ہیں؟ ہر مسلمان کو سب سے پہلے جو چیز جاننی چاہئے وہ یہ ہے کہ ''مسلمان'' کہتے کس کو ہیں اور ''مسلم'' کے معنی کیا ہیں۔ اگر انسان یہ نہ جانتا ہو کہ ''انسانیت'' کیا چیز ہے اور انسان و حیوان میں فرق کیا ہے تو وہ حیوانوں کی سی حرکات کرے گا اور اپنے آدمی ہونے کی قدر نہ کر سکے گا۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہو کہ مسلمان ہونے کے معنی کیا ہیں اور مسلم اور غیر مسلم میں امتیاز کس طرح ہوتا ہے تو وہ غیر مسلموں کی سی حرکات کرے گا اور اپنے مسلمان کی قدر نہ کر سکے گا، لہٰذا مسلمان کو اور مسلمان کے ہر بچے کو اس بات سے واقف ہونا چاہئے کہ وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو اس کے معنی کیا ہیں، مسلمان ہونے کے ساتھ ہی آدمی کی حیثیت میں کیا فرق واقع ہو جاتا ہے، اس پر کیا ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے اور اسلام کے حدود کیا ہیں جن کے اندر رہنے سے آدمی مسلمان رہتا ہے اور جن کے باہر قدم رکھتے ہی وہ مسلمانیت سے خارج ہو جاتا ہے چاہے وہ زبان سے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا جائے۔

اسلام کے معنی: ''اسلام'' کے معنی ہیں خدا کی اطاعت اور فرماں برداری کے۔ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا ''اسلام'' ہے۔ خدا کے مقابلہ میں اپنی آزادی و خود مختاری سے دست بردار ہو جانا ''اسلام'' ہے۔ خدا کی بادشاہی و فرماں روائی کے آگے سر تسلیم خم کر دینا ''اسلام'' ہے۔ جو شخص اپنے سارے معاملات کو خدا کے حوالہ کر دے وہ مسلمان ہے اور جو اپنے معاملات کو اپنے ہاتھ میں رکھے یا خدا کے سوا کسی اور کے سپرد کر دے وہ مسلمان نہیں ہے۔ خدا کے حوالہ کرنے یا خدا کے سپرد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اپنی کتاب اور اپنے رسولؐ کے ذریعہ سے جو ہدایت بھیجی ہے اس کو قبول کیا جائے، اس میں چوں و چرا نہ کی جائے۔ اور زندگی میں جو معاملہ بھی پیش آئے اس میں صرف قرآن اور سنت رسولؐ کی پیروی کی جائے۔ جو شخص اپنی عقل اور دنیا کے دستور اور خدا کے سوا ہر ایک کی بات کو پیچھے رکھتا ہے اور ہر معاملہ میں خدا کی کتاب اور اس کے رسولؐ سے پوچھتا ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا چاہئے اور جو ہدایت وہاں سے ملے اس کو بے چوں و چرا مان لیتا ہے اور اس کے خلاف ہر چیز کو رد کر دیتا ہے، وہ اور صرف وہی ''مسلمان'' ہے۔ اس لئے کہ اس نے اپنے آپ کو بالکل خدا کے سپرد کر دیا اور اپنے کو خدا کے سپرد کرنا ہی ''مسلمان'' ہونا ہے۔ اس کے برخلاف جو شخص قرآن و سنت رسولؐ پر انحصار نہیں کرتا بلکہ اپنے دل کا کہا کرتا ہے یا باپ دادا سے جو کچھ ہوتا چلا آتا ہو اس کی پیروی کرتا ہے یا دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہو اس کے مطابق چلتا ہے اور اپنے معاملات میں قرآن اور سنت سے یہ دریافت کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتا کہ اسے کیا کرنا چاہئے یا اگر اسے معلوم ہو جائے کہ قرآن و سنت کی ہدایت یہ ہے اور پھر وہ اس کے جواب میں کہتا ہے کہ میری عقل اسے قبول نہیں کرتی اس لئے میں اس بات کو نہیں مانتا یا باپ دادا سے تو اس کے خلاف ہے لہٰذا میں اسی پر چلوں گا تو ایسا شخص ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ وہ جھوٹ کہتا ہے اگر اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔

مسلمان کے فرائض: آپ جس وقت کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں اور مسلمان ہونے کا اقرار کرتے ہیں اسی وقت گویا آپ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ آپ کیلئے قانون صرف خدا کا قانون ہے، آپ کا حاکم صرف خدا ہے، آپ کو اطاعت صرف خدا کی کرنی اور آپ کے نزدیک حق صرف وہ ہے جو خدا کی کتاب اور اس کے رسولؐ کے ذریعہ سے معلوم ہو۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ مسلمان ہوتے ہی خدا کے حق میں اپنی آزادی سے دستبردار ہو گئے۔ اب آپ کو یہ کہنے کا حق ہی نہ رہا کہ میری رائے یہ ہے یا دنیا کا دستور یہ ہے یا خاندان کا رواج یہ ہے، یا فلاں حضرت یا فلاں بزرگ یہ فرماتے ہیں۔ خدا کے کلام اور اس کے رسولؐ کی سنت کے مقابلہ میں اب ان میں سے کوئی چیز بھی آپ نہیں کر سکتے۔ اب آپ کا کام یہ ہے کہ ہر چیز کو قرآن اور سنت کے سامنے پیش کریں جو کچھ اس کے مطابق ہو قبول کریں اور جو اس کے خلاف ہو اسے اٹھا کر پھینک دیں خواہ وہ کسی کی بات اور کسی کا طریقہ ہو۔ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہنا اور پھر قرآن و سنت کے مقابلہ میں اپنے خیال یا دنیا کے دستور یا کسی انسان کے قول یا عمل کو ترجیح دینا یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ جس طرح کوئی اندھا اپنے آپ کو آنکھوں والا نہیں کہہ سکتا اور کوئی نکٹا اپنے آپ کو ناک والا نہیں کہہ سکتا، اسی طرح کوئی ایسا شخص اپنے آپ کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتا جو اپنی زندگی کے سارے معاملات کو قرآن اور سنت کا تابع بنانے سے انکار کرے اور خدا اور رسولؐ کے مقابلہ میں اپنی عقل یا دنیا کے دستور یا کسی انسان کے قول و عمل کو پیش کرے۔

جو شخص مسلمان نہ رہنا چاہتا ہو اسے کوئی مسلمان رہنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ اسے اختیار ہے کہ جو مذہب چاہے اختیار کرے اور اپنا نام جو چاہے رکھ لے، مگر جب وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو اس کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ وہ مسلمان اسی وقت تک رہ سکتا ہے جب تک وہ اسلام کی سرحد میں رہے۔ خدا کے کلام اور اس کے رسولؐ کی سنت کو حق اور صداقت کا معیار تسلیم کرنا اور اس کے خلاف ہر چیز کو باطل سمجھنا اسلام کی سرحد ہے۔ اس سرحد میں جو شخص رہے وہی مسلمان ہے، اس سے باہر قدم رکھتے ہی آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ اگر اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے اور مسلمان کہتا ہے تو خود وہ اپنے نفس کو بھی دھوکا دیتا ہے اور دنیا کو بھی۔ ''اور جو اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی کافر ہیں'' (المائدہ: 44)۔

E-mail:azizabdul03@gmail.com
Mob:9831439068

ہیجڑا بھی مرد بن جاتا ہے۔۔۔۔جب پاور کے ساتھ ہو

پچھلے ہفتہ ایک فرقہ پرست فاشسٹ ایم پی نے ایک مسلم ایم پی کو پارلیمنٹ کے بھرے اجلاس میں اپنی Hate speech کا نشانہ بنایا، یوں تو اس سے پہلے بھی کہیں زیادہ شرمناک Hate speeches اوروں نے بھی کیں لیکن وہ پارلیمنٹ کے باہر تھیں۔ یہ پہلی بار ہوا کہ کسی غنڈہ مزاج نے پارلیمنٹ کے اندر یہ جسارت کی ہے۔ پارلیمنٹ کو سمودھان کا مندر بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں قانون بنایا جاتا ہے، اس کو یہیں سے چلایا جاتا ہے اور قانون کی مکمل حفاظت پارلیمنٹ سے ہی کی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے یہ جگہ سمودھان کے لئے ایسی ہی مقدس ہے جیسے ہندوؤں کے لئے مندر یا مسلمانوں کے لئے مسجد۔ اگر کسی دوسرے دھرم کا کوئی آدمی کسی مندر، مسجد یا گردوارے یا چرچ میں جا کر غلط حرکت کرے تو اس دھرم کے لوگ اس کے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں، وہ لنچنگ سے بھی زیادہ خوفناک ہوتا ہے۔ لیکن پارلیمنٹ اور سمودھان کے دھرم کی دھجیاں اڑادی گئیں اس گستاخ کو سزا دینا تو درکنار، خود اسپیکر اور بھگوا پارٹی کے کئی ممبر ہنس ہنس کر اس کی ہمت افزائی کرتے نظر آئے۔ نہ حکمران پارٹی کے اور نہ اپوزیشن پارٹی کے کسی ممبر آف پارلیمنٹ نے بروقت ایکشن لیا، نہ واک آوٹ کیا اور نہ اپنے پارٹی ورکرز کے ساتھ سڑک پر آیا، جبکہ یہ لیڈر اپنے دھرم یا جاتی یا اپنی پارٹی ایجنڈے کے خلاف اگر کوئی بات ہو تو پارلیمنٹ کو سبوتاژ کروا دیتے ہیں۔ اور وہ ایم پی جس کو ذلیل کیا گیا نہ اس کے پاس اتنی غیرت تھی اور نہ اس کی پارٹی میں اتنی ہمت تھی کہ دھرنا دیتے، فلور پر اس وقت تک احتجاج کرتے جب تک اس غنڈے کو پارلیمنٹ سے معطل نہیں کر دیا جاتا۔ اگرچہ کہ راہل گاندھی اور دوسرے کئی اپوزیشن لیڈروں نے مذمتی بیانات دیئے لیکن یہ بیانات دینا ایسا ہی ہے جیسے کسی سڑک حادثے کے زخمی کو جسکی فوری آپریشن کی ضرورت ہے، اس کے زخموں کو Dettol سے دھو کر ڈریسنگ کر کے بھیج دیا جائے۔

اگر حل تلاش کرنا ہو تو پہلے اس غنڈہ حرکت کرنے والے کی ہمت کی اور پھر ڈر کر خاموش رہ جانے والوں کی سائیکالوجی کو سمجھنا ہوگا۔ جس نے پارلیمنٹ کے Ethical rules کا وائلیشن کیا ہے اس غنڈے ایم پی کے پیچھے چلنے والوں کی تعداد جس کو Mass strength کہتے ہیں ان کی تعداد ہزاروں میں ہے جو کہ اس کی ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئے سڑکوں پر آ سکتے ہیں۔ جب کہ گالیاں کھانے والوں کی بزدلی کا یہ عالم ہے کہ خود انہیں کوئی معمولی سڑک چلتا بھگوا غنڈہ گالی دے تو گھر میں چھپ جاتے ہیں، سڑک پر نہیں آتے۔ اسی سائیکالوجی کا فائدہ اٹھا کر طاقتور ہمیشہ تھرمامیٹر کی طرح لوگوں کے دلوں میں ڈر کتنا ہے اس کا ٹیسٹ کرتے ہیں۔ سنجیو بھٹ، جسٹس لویا، اعظم

دوسری اہم نفسیات یہ سمجھنے کہ یہ معاملہ ہندو مسلمان کا نہیں ہے۔ یہ Power اور Powerless کی جنگ ہے جو روز ازل سے چلی آرہی ہے۔ کربلا میں دونوں طرف کلمہ پڑھنے والے ہی تھے۔ پاکستان بنگلہ دیش، عراق ایران، سعودی اور یمن، سوڈان کے دونوں متحارب گروپس، ترک اور عرب یہ سارے وہی کلمہ پڑھنے والے لوگ تھے جنہوں نے ایک دوسرے کا Bloodshed کیا۔ دوسری طرف ہزاروں بدھسٹوں کا قتل ہوا، مرہٹوں نے چار لاکھ بنگالیوں کا قتل کیا، مرہٹوں نے ہی ساؤتھ کی مندریں لوٹیں، ہندوستان میں مسلمانوں کے داخلے سے پہلے تک ہر ریاست ایک دوسرے کے خلاف قتل و غارتگری کر رہی تھی، یہ تمام مثالیں ہیں کہ دونوں طرف اسی رام کو ماننے والے تھے۔ اسی طرح China square پر ٹینکوں سے عوام کو کچل دیا گیا، ہر دو طرف چینی تھے۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں اکثریت جو ایک دوسرے کو قتل کر رہی تھی، وہ ساری عیسائی تھی۔ اسی طرح سری لنکا، یوگانڈا، نیکاراگوا، انگلینڈ کے پروٹیسٹنٹس اور کیتھولکس، وغیرہ اگرچہ سارے ایک ہی دھرم کے لوگ تھے لیکن ایک دوسرے کے اوپر پاور حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے قتل کرتے رہے۔ یہ سلسلہ قیامت تک چلنے والا ہے۔

سوال وہی آتا ہے کہ حل کیا ہے؟ کیا کبھی کمزوروں کو بھی طاقت حاصل ہوگی؟ کیا کبھی طاقتور شکست کھائیں گے؟ اس نفسیات کا قرآن بہترین تجزیہ بھی کرتا ہے اور حل بھی پیش کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ طاقتور ہو کہ کمزور، اہل ایمان ہوں کہ انکار کرنے والے، دونوں کے پاس جہاد اور قتال کا ہی راستہ ہے۔ سورہ نسا آیت 76 ''جو ایمان والے ہوتے ہیں وہ قتال کرتے ہیں، اور جو انکار کرنے والے ہوتے ہیں وہ بھی قتال کرتے ہیں۔ پس قتال کرو ان سے جو شیطان کے دوست ہیں، اور بے شک شیطان کی چالیں ضرور کمزور پڑتی ہیں''۔

جو بھی قتال کے لئے تیار ہوگا، طاقت اسی کا حق ہے۔ جس کی شاندار مثال یہی کہ اندھ بھگت ہر وقت جلسے جلوسوں اور فسادات کے ذریعے قتال کے لئے تیار رہتے ہیں، اسی لئے انہیں پاور حاصل ہے۔ ارتغرل نے قتال کیا اسے چھ سو سال کا پاور ملا۔ عبدالعزیز ابن سعود نے قتال کیا سو سال سے اس کا خاندان سعودی عرب پر حکومت کر رہا ہے۔ لیکن آج کے مسلمانوں کی طرح جو قتال کے لئے تیار نہیں ہوں گے اور اسی سورہ کی آیت 77 کے مصداق نماز اور زکوٰۃ پر تو خوب عمل کریں گے لیکن قتال سے بھاگیں گے'' وہ اسی سزا کے مستحق ہوں گے جو سزا انہیں گجرات، آسام، مئو، مظفر پور اور سقوط حیدرآباد وغیرہ میں مل چکی ہے، اور بقول مولانا سجاد ندوی کے ''ابھی تو اور جوتے پڑنے باقی ہیں''۔ پہلا حل یہی ہے کہ ہر ہر شخص پہلے کسی مضبوط جماعت میں شامل ہو جائے۔

نے کا طریقہ یہی ہے کہ زیادہ
نے کی کوشش میں لگ
Mass strenth
میں نبی ﷺ ایک تھے۔ تیرہ
کی، بدر میں 313، غزوہ
لاکھ پچیس ہزار، اور خلافت
تہائی دنیا پر اسلام کے دامن

یہی ہے کہ Mass
جماعت کہتے ہیں، اسی لئے
ا۔ جماعۃ۔۔۔۔۔ ''یعنی میں
سے پہلے ہے جماعت''۔ یہ بھی
ایمان سے پھر گیا۔ ہر شخص
شامل ہو جائے۔ صحیح جماعت
ہ کے ساتھ ساتھ کونوا قوامین
حقوق اور انصاف کے لئے
آنا ہی جہاد و قتال کا پہلا قدم
Arab S، تمنیتی، آرایس
رٹن لوتھر کنگ، منڈیلا وغیرہ

سب اسی طرح سڑکوں پر آکر Mass strength پیدا کر کے انقلاب لانے کی مثالیں ہیں۔ لیکن اس کے لئے سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ سب اپنی اپنی امیری، پرائڈ، ڈگریوں اور خاندانوں کو بالائے طاق رکھ کر صرف اور صرف ایک والنٹیر کے طور پر پیش کر کے کام کریں جیسے کہ صحابہؓ نے کام کیا اور صرف 23 سال میں ایک تہائی دنیا کے لیڈر بن گئے۔ آر ایس ایس اس کی دوسری زبردست مثال ہے جس نے جماعت کے بنیادی اصول پر کام کیا، اور ان کے تمام ارکان قابل تعریف ہیں جنہوں نے اپنی اپنی قابلیت اور انا کو بازو ہٹا کر صرف ایک والنٹیر کی طرح کام کیا اور آج بھی کر رہے ہیں۔ تاریخ یہی بتاتی ہے کہ بہترین والنٹیر ہی بہترین لیڈر رہتے ہیں۔ لیکن امت کی ٹریجڈی یہ ہے کہ جو ایجوکیٹیڈ یا مدرسوں کے فارغ یا اہل سلسلہ ہیں وہ تو خود ساختہ لیڈر، دانشور، عالم کل ہیں ہی، لیکن جو آٹو والے، میکانک، ہیلپر یا فقیر بھی ہیں وہ بھی اپنے آپ کو بہت بڑے دانشور اور لیڈر سمجھتے ہیں۔ ہر وقت مشورے، تبصرے اور اعتراضات کے انبار اپنی جیبوں میں لئے پھرتے ہیں۔ سارے امام ہیں مقتدی کوئی نہیں، کوئی انصاف کو قائم کرنے والے گروپ کو اختیار کرنے اس لئے تیار نہیں کہ ہر گروپ اس شخص کے مسلک، عقیدے، سوچ اور مشوروں کے سامنے اس سے بہت چھوٹا ہے۔ پاور ہر شخص کی خواہش ہے لیکن اس کے لئے وقت لگانا، جہاد و قتال کے لئے تیار ہونا، جیب سے مال نکالنا اس کے لئے ناممکن ہے۔ شادی بیاہ پر تو لاکھوں خرچ کرے گا، اس کے لئے گھر بھی بیچے گا، بھیک بھی مانگے گا، لیکن انصاف کو قائم کرنے والے کسی گروپ میں شامل ہو کر اپنے جان و مال کا نذرانہ دینے تیار نہیں ہوگا۔

ایسی قوم کے لئے دوسرا حل یہ ہے کہ قانون نے ووٹ کا جو انتہائی طاقتور ہتھیار دیا ہے کم سے کم وہ تو استعمال کرے۔ یہاں بھی مسئلہ یہی ہے کہ مسلمان ووٹ ڈالنے گھروں سے نکلتے ہی نہیں۔ اگرچہ یہ کہ مسئلہ دوسروں کے ساتھ بھی ہے۔ SC جیتنے والا ہو تو BC یا ST ووٹ ڈالنے نہیں آتا، مالا کھڑا ہو تو مادیگا یا ویلما اس کو ووٹ ڈالنے نہیں آئے گا۔ برہمن کو ووٹ ڈالنے تو ہر نچلی ذات آئے گی لیکن کسی نچلی ذات کو ووٹ ڈالنے برہمنوں کی اکثریت نہیں آئے گی۔ لیکن پھر بھی ان کی اوسط ووٹنگ 50 to 60% ہو ہی جاتی ہے۔ لیکن مسلمان مشکل سے بیس تیس فیصد گھروں سے نکلتے ہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی علاقے سے مسلمان کا جیتنا یقینی ہو تو وہاں کئی کئی بے ضمیر، بے حس، اور لالچی مسلمان ووٹ کاٹنے دوسری پارٹیوں سے پیسے لے کر یا اپنی لیڈری چمکانے کی حرص میں کھڑے ہو جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں کوئی بھی سو دو کروڑ خرچ کرنے والا جیت جاتا ہے۔

اگر سو فیصد مرد اور عورتیں یہ فیصلہ کر لیں کہ انہیں ہر قیمت ووٹ ڈالنا ہے تو ملک میں پاور کا نقشہ بدل سکتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ موجودہ جمہوریت بھی ایک ناکام طرز حکومت ہے، اس سے کوئی انصاف قائم ہونے والا نہیں ہے۔ اسی کے ذریعے جتنے لوگ پاور میں آتے ہیں، ان میں آدھے سے زیادہ لوگ کرائمس اور مقدمات میں ملوث ہوتے ہیں لیکن ان کو ہٹانے کے لئے بھی تو وہی کورس کرنا پڑے گا یعنی سڑکوں پر آنا، ایک جماعت بننا اور ووٹ کا بھرپور استعمال کرنا۔ یہی تو اس جمہوریت اور سیکولرزم کو بچانے کا آخری راستہ ہے۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جمہوریت حرام، ووٹ حرام صرف خلافت جائز وغیرہ وغیرہ۔ لیکن سالہا سال سے یہ فکری نادانی ہو رہی ہے خلافت کے لئے بھی Mass strength چاہیے، وہ کہاں سے آئے گی؟ اس لئے جو ذریعہ یعنی ووٹ موجود ہے، اس سیڑھی کا استعمال کر کے تو پہلے اپنی شناخت، اپنی حالت اور تھوڑا بہت پاور چاہے خیرات میں ملے اسے حاصل تو کیجئے ورنہ اس وقت تو نہ کوئی نیشنل پارٹی آپ سے بات کرنا چاہتی ہے نہ آپ کو ماناریٹی سیل سے آگے بڑھا کر نیشنل لیڈر بنانے تیار ہے۔ کیا آپ اس وقت کا انتظار کرنا چاہتے ہیں جب آپ سے ووٹ ڈالنے کا بھی حق چھین لیا جائیگا؟

ڈاکٹر علیم خان فلکی
صدر سوشیو ریفارمس سوسائٹی، حیدرآباد
9642571721

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Hospital Bills can Exhaust your Family's Hard Earned Life Savings

Bajaj Allianz Family Health Care policy covers you and your family from expenses incurred during hospitalization along with the added benefits of Health Prime Rider.

Bajaj Allianz Family Health Care's Benefits:

- In Patient Hospitalization Expenses
- Pre & Post Hospitalization Expenses
- Road Ambulance
- Day Care Procedures
- Organ Donor Expenses
- Sum Insured Reinstatement Benefit

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover
- 139000+ Doctors
- Preventive Health Check-up (45+ Test Parameters at Network Centers)

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP22024V032122-Family Health Care , BAJHLGA22166V012122-Health Prime Rider (Group) | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BAZ-P-JK-0014/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,